प्रो:- शेख मोहम्मद ज़ाहेद मोहम्मद नासेर
मो नं:- 9665824407
चॉईस मेडिकल & जनरल स्टोर्स
چوائس میڈیکل اینڈجنرل اسٹورس
मानसी मॉल जवळ, बलभीम चौक बीड مانسی مال کے قریب، بلبھیم چوک بیڑ

SINCE: 2001 WITH POSITIVE VALUES
TAMIR -E- SIASAT
تعمیر سیاست

QUAZI MAKHDOOM (Managing Director) 9270574444 8999387277 tamirexport@gmail.com
حلال پروڈکٹس
Tameer Exports
Only for HALAL Products
Office: Bashir Gunj, Beed.431122 (MS)
Vegetables, Fruits, Rice, Sugar, Pulses
www.tameerexports.com
Member: IES, APEDA, MSME, FSSAI

Editor in chief :Quazi Makhdoom 9270574444 Tameerurdu@gmail.com نائب مدیر: قاضی مجیب الرحمن ایڈیٹران چیف: قاضی مخدوم

RNI.NO.MAHURD/2017/72712 | Vol:08 / Issue : 296 Monday 3rd November 2025 / Rs.2 / Pages: 4 | www.dailytameer.com | جلد نمبر ۸، شمارہ نمبر ۲۹۶، مورخہ ۳، نومبر ۲۰۲۵ء، بروز پیر، ۱۱، جمادی الاول ۱۴۴۷ھ، قیمت ۲ روپے، صفحات: ۴

کھارگھر نئی ممبئی میں نئے حج ہاؤس کا منصوبہ، مرکزی ٹیم نے جائزہ لیا

ممبئی، 2 نومبر (یو این آئی) عروس البلاد کے نواحی علاقے نئی ممبئی کے کھارگھر میں جلد ہی ایک نیا حج ہاؤس تیار ہوگا۔ یہ منصوبہ وزارت اقلیتی امور کی حج کے بنیادی ڈھانچے کو جدید بنانے اور عازمین کو بہتر سہولیات فراہم کرنے کی جاری کوششوں میں ایک بڑا قدم ہے۔ اقلیتی امور کی وزارت کے سکریٹری ڈاکٹر چندر شیکھر کمار نے حج کمیٹی آف انڈیا (سی او آئی) شعیب اور سنٹرل پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ (سی پی ڈبلیو ڈی) کے عہدیداروں کے ساتھ کھارگھر میں نئے حج ہاؤس کی مجوزہ جگہ کا دورہ کیا۔ دورے کے دوران سکریٹری نے آنے والی سہولت کے لے آؤٹ اور ڈیزائن پلان کا جائزہ لیا اور متعلقہ حکام کے ساتھ پروجیکٹ کے نفاذ کی ٹائم لائن اور تکنیکی پہلوؤں پر تبادلہ خیال کیا۔ اسدورے میں نئے حج ہاؤس کو موئثر طریقے سے حجاج کرام کی ضروریات کو پورا کرنے کو یقینی بنانے کے لیے کنیکٹیویٹی، لاجسٹکس اور سہولیات پر بھی تبادلہ خیال کیا گیا۔

قبل ازیں سکریٹری نے ممبئی میں حج کمیٹی آف انڈیا، سنٹرل پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ اور مہاراشٹر حکومت کے عہدیداروں کے ساتھ ایک جائزہ میٹنگ کی صدارت کی۔ میٹنگ میں حج 2026 کی جاری تیاریوں پر تبادلہ خیال کیا گیا، بشمول ڈھانچہ جاتی آڈٹ اور ممبئی میں موجودہ حج ہاؤس کی بہتری اسٹیک ہولڈرز کے درمیان ہموار تال میل کو یقینی بنانے پر زور دیا گیا، تاکہ ایک محفوظ اور بغیر کسی رکاوٹ کے حج کا تجربہ فراہم کیا جا سکے۔ میٹنگ میں اقلیتوں کی فلاح و بہبود کی کچھ اسکیموں۔ پردھان منتری جن وکاس کاریہ کرم (پی ایم جے وی کے) اور پردھان منتری وراثت کا سموردھن اقلیتی امور کی وزارت کے سکریٹری ڈاکٹر چندر شیکھر کمار نے حج کمیٹی آف انڈیا اور سنٹرل پبلک ورکس ڈپارٹمنٹ کے عہدیداروں کے ساتھ، نئی ممبئی کے کھارگھر میں نئے حج ہاؤس کے مجوزہ مقام کا سائٹ کا دورہ کیا۔ (پی ایم وکاس) کا جائزہ بھی شامل تھا۔ سکریٹری نے اقلیتی برادریوں کو

فائدہ پہنچانے والے بروقت نفاذ، وسائل کے زیادہ سے زیادہ استعمال اور قابل پیمائش نتائج کی اہمیت پر بھی زور دیا۔ اقلیتی امور کی وزارت دورے کے دوران، سیکرٹری نے آئندہ سہولت کے لیے ترتیب اور تجویز کردہ ڈیزائن پلان کا جائزہ لیا اور متعلقہ حکام کے ساتھ اس منصوبے کے نفاذ کی ٹائم لائن اور تکنیکی پہلوؤں پر تبادلہ خیال کیا۔ اس دورے میں لاجسٹک انتظامات اور سہولیات پر بھی بات چیت کی گئی تا کہ نئی سہولت عازمین حج کی ضروریات کو پورا کرے۔ اقلیتی امور کی وزارت حج کے بنیادی ڈھانچے کو اپ گریڈ کرنے اور اس بات کو یقینی بنانے کے لیے سرگرم عمل ہے کہ آنے والی سہولت عازمین کے لیے سہولت کے اعلیٰ ترین معیار پر پورا اترے۔ ملک بھر میں اقلیتی برادریوں کے لیے جامع ترقی اور با اختیار بنانے کے اقدامات کو آگے بڑھاتے ہوئے حج آپریشنز کے لیے بنیادی ڈھانچے کو مضبوط بنانے کے لیے مسلسل کام کر رہی ہے۔

جنوبی افریقہ کو شکست دے کر بھارت عالمی کپ چمپئن

ہندوستان کی خاتون کرکٹ ٹیم نے ویمنز ون ڈے ورلڈ کپ کے فائنل میں شیفالی کی شاندار بلے بازی اور میچ کی اصل ہیرو دیپتی شرما کی آل راؤنڈ کارکردگی کی بدولت جنوبی افریقہ کو ۵۲ رن سے شکست دے کر عالمی کپ جیت کر تاریخ رقم کر دی۔ ہندوستانی ٹیم نے آخر کار ۴۷ سال کے طویل انتظار کے بعد تاریخ رقم کر دی۔ ہندوستانی ویمنز ٹیم نے اتوار کو فائنل میں جنوبی افریقہ کو ۵۲ رنز سے شکست دے کر پہلی مرتبہ ون ڈے ورلڈ کپ کا خطاب جیت لیا۔ ہندوستان کی جانب سے جیت کی اصل ہیرو دیپتی شرما نے شاندار گیند بازی کرتے ہوئے ۵ وکٹ حاصل کر کے ٹیم کی جیت میں اہم کردار ادا کیا۔ دیپتی نے شرما نے ۵ وکٹ، شیفالی نے دو کھلاڑیوں کو جبکہ شری چرنی نے ایک کھلاڑی کو پویلین بھیجا۔ جنوبی افریقہ کی کپتان لورا وولوارٹ (۱۰۱ رن) تنہا ٹیم کے لئے جدوجہد کرتی نظر آئیں اور انہوں نے اپنی سنچری بھی مکمل کی لیکن وہ ٹیم کو جیت سے ہمکنار نہ کر سکیں۔ انہوں نے اپنی مسلسل دوسری سنچری مکمل کی۔ انہوں نے اس سے قبل انگلینڈ کے خلاف ۱۶۹ رن کی شاندار اننگز کھیلی تھی۔ لورا وولوارٹ ویمنز ورلڈ کپ کے سیمی فائنل اور فائنل میں سنچریاں بنانے والی دوسری کپتان بن گئیں۔ ہندوستان کے ۲۹۹ رنز کے ہدف کے تعاقب میں جنوبی افریقہ نے محتاط انداز میں اننگز کا آغاز کیا۔ کپتان لورا وولوارٹ اور تزمین بریٹس نے ٹیم کو مستحکم شروعات دی اور نویں اوور میں نصف سنچری شراکت مکمل کی۔ تاہم دسویں اوور میں امن جوت کور کے ڈائریکٹ ہٹ پر تزمین بریٹس ۲۳ رنز بنا کر رن آؤٹ ہو گئیں، جب کہ بارہویں اوور میں انیکے بوش بغیر کوئی رن بنائے شری چرنی کی گیند پر ایل بی ڈبلیو ہو گئیں۔ پندرھویں اوور کے اختتام پر جنوبی افریقہ کا اسکور ۷۸ رنز تھا اور دو وکٹیں گر چکی تھیں۔ کپتان لورا وولوارٹ نے شاندار بلے بازی جاری رکھی اور ۱۷ ویں اوور میں رادھا یادو کی گیند پر چوکا لگا کر نصف سنچری مکمل کی۔

مہاراشٹر اولمپک ایسوسی ایشن کے ڈان اجیت پوار ہی! مرکزی وزیرِ مملکت مھوھول نے انتخاب سے دستبرداری اختیار کی

رپورٹ: ضمیر قاضی،

ممبئی: مہایوتی حکومت کی دو اتحادی جماعتوں کے درمیان دعوے بازی کے سبب گزشتہ کچھ دنوں سے زیرِ بحث رہنے والے مہاراشٹر اولمپک ایسوسی ایشن کے انتخاب کا سسپنس اب ختم ہو گیا ہے۔ ایسوسی ایشن کے موجودہ صدر اور ریاست کے نائب وزیرِ اعلیٰ اجیت پوار مسلسل چوتھی مرتبہ بلا مقابلہ صدر منتخب ہو گئے ہیں۔ مرکزی وزیرِ مملکت مرلی دھر مھوھول نے آخری لمحے میں انتخاب سے دستبرداری اختیار کر لی، جس سے اجیت پوار کی کامیابی کا راستہ آسان ہو گیا۔ ایسوسی ایشن کی کل 31 رکن تنظیموں میں سے 22 اراکین نے اجیت پوار کی حمایت کی تھی، جس سے ان کا پلڑا پہلے ہی بھاری تھا۔ اسی وجہ سے مھوھول نے آخر وقت میں صدر کے لیے دیا گیا نامزدگی فارم واپس لے لیا۔ بتایا گیا کہ اس کے بدلے میں مھوھول کے حامیوں کو کچھ عہدے دیے جائیں گے۔ پونے کے جین بورڈنگ ٹرسٹ کی زمین فروخت معاملے میں تنازع کا شکار ہونے کے بعد، مھوھول نے مہاراشٹر اولمپک ایسوسی ایشن کے انتخاب میں نامزدگی پیش کی تھی، جس سے مہایوتی اتحاد میں مقابلہ کی صورتحال پیدا ہو گئی تھی۔ تنازع سے بچنے کے لیے وزیرِ اعلیٰ دیویندر فڈنویس، پرفل پٹیل اور سنیل تٹکرے کے درمیان بات چیت ہوئی۔ اس مشاورت کے بعد فیصلہ کیا گیا کہ مھوھول کے گروپ کو بھی کچھ عہدے دیے جائیں گے۔ اس کے بعد مھوھول نے صدر کے لیے دیا گیا فارم واپس لے لیا۔ انتخاب کے بعد اجیت دادا ایک بار پھر صدر بن گئے ہیں اور اب وہ آئندہ دو سالوں تک کھیلوں کے بنیادی ڈھانچے کی ترقی، کھلاڑیوں کی فلاح و بہبود اور شفاف انتظام کے لیے کام کریں گے۔۔۔۔ تنظیم کا اجیت دادا پر اعتماد سیاست اور کھیل، دونوں میدانوں میں اجیت پوار کے طویل تجربے اور ان کے اتحاد کے سیاسی ہنر کی وجہ سے تمام جماعتوں اور مفاد پرست اداروں نے ایک بار پھر ان پر متحدہ اعتماد ظاہر کیا ہے۔ ریاست میں کھیل کے اداروں کو مضبوط بنانا، کھلاڑیوں کی فلاح اور شفاف نظم و نسق ان کی نمایاں خصوصیات میں شامل رہے ہیں۔

ایمان کی دولت اور اللہ والوں کی قربت میں دنیوی و اخروی کامیابی پوشیدہ: سید خالد گیلانی

ممبئی، 2 نومبر (یو این آئی) ایمان کی دولت اور اللہ والوں کی قربت میں دنیوی و اخروی کامیابی پوشیدہ ہے، جبکہ آج کے اس پُر آشوب دور میں ہمیں قرآن مجید سے رہنمائی حاصل کرنا چاہئیے، اس بات کا اظہار حضرت غوث اعظم کے سجادہ نشین حضرت پیر سید خالد الگیلانی نے کیا اور آنے خطاب میں سورۃ فاتحہ کی مکمل تفسیر پیش کی۔ سید خالد الگیلانی نے گزشتہ شام معروف تاجر اور سیاسی لیڈر محمد آصف فاروقی کی رہائش گاہ پر منعقد کیے گئے ایک جلسہ میں موجود معزز شہریوں اور شخصیات سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قرآن مجید کی پہلی سورۃ فاتحہ کا ترجمہ اور مختصر تفسیر پیش کرتے ہوئے کہا کہ سورۃ فاتحہ کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے اور پہلے میں بندے کی جانب سے اللہ تعالیٰ کی تعریف اور دوسرے میں دعائیہ کلمات پیش کیے گئے ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں سیدھے راستے پر چلائے، انعام سے نوازے اور اپنے غضب و قہر سے بچائے۔ مذکورہ تقریب میں مشہور وکیل مجید میمن، معروف تاجر اور مفکر ظفر سریش والا، تاجر فاروق درویش، سہیل کھنڈوانی چیف ٹرسٹی درگاہ حاجی علی اور مخدوم شاہ، اقلیتی شعبہ کانگریس کے سابق چیئرمین، بوبخان، صحافی جاوید جمال الدین، محمد وجیہہ الدین اور ایک بڑی تعداد میں مختلف شعبوں سے وابستہ افراد شریک ہوئے۔ اس موقع پر آصف فاروقی نے کہا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے شکر گزار ہیں کہ ان کی رہائش گاہ پر حضرت شہزادہ غوث اعظم حضرت پیر سید خالد الگیلانی صاحب قبلہ کی تشریف آوری ہوئی ہے اور اس کی وجہ روحانی گرمجوشی کا احساس ہوتا ہے۔ انہوں نے تمام لوگوں کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا۔ جو اس روحانی اجتماع میں شامل ہوئے اور شریک ہوئے۔ اس سے قبل حضرت سید خالد الگیلانی نے مسجد بلال میں حضرت معین میاں اور پھر رات میں اسلام جمخانہ میں رضا اکیڈمی کے صدر سعید نوری کی صدارت میں ہوئے جلسہ میں شرکت کی۔

بیڑ اقلیتی سیل کمیٹی کی ایگزیکٹو باڈی برخاست، صوبائی صدر نذیر قاضی نے کی کارروائی

بیڑ (نمائندہ) بیڑ اقلیتی ایگزیکٹو کمیٹی کے فرائض سے غفلت برتنے پر نیشنلسٹ پارٹی کے اقلیتی صوبائی صدر نذیر قاضی نے سخت اقدامات اٹھاتے ہوئے تنظیم کی ازسرنو تشکیل شروع کر دی ہے۔ ضلع صدر اقبال شیخ کی غیر حاضری کی وجہ سے برطرفی کی تجویز پیش کی گئی اور نئی ایگزیکٹو کمیٹی کے لیے نام طلب کیے گئے۔

بیڑ میں منعقدہ جائزہ اجلاس میں او بی سی سیل صوبائی صدر کلیان آکھاڑے، ترجمان بھگوت تاورے، شیخ نظام، فاروق پٹیل، معین ماسٹر، نوید الزماں، اشفاق انعامدار، مہادیو دھانڈے، مومن زبیر، خالد فاروقی، صادق صدیقی وغیرہ موجود تھے۔

اردو دنیا کی سب سے خوبصورت زبان، ہندو مسلم ہم آہنگی ملک کی ترقی کی ضامن: کرن رجیجو

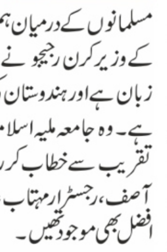

مرکزی وزیر برائے اقلیتی امور کرن رجیجو نے جامعہ ملیہ اسلامیہ کے ۱۰۵ ویں یومِ تاسیس کے موقع پر اردو زبان کو ''دنیا کی سب سے خوبصورت زبان'' قرار دیتے ہوئے کہا کہ ہندوستان کی ترقی اور اتحاد کیلئے ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان ہم آہنگی انتہائی ضروری ہے۔ مرکزی اقلیتی امور کے وزیر کرن رجیجو نے بدھ کو کہا کہ اردو دنیا کی سب سے خوبصورت زبان ہے اور ہندوستان کی ترقی کیلئے ہندو مسلم اتحاد و بھائی چارہ ناگزیر ہے۔ وہ جامعہ ملیہ اسلامیہ (جے ایم آئی) کے ۱۰۵ ر یومِ تاسیس کی تقریب سے خطاب کر رہے تھے، جس میں وائس چانسلر پروفیسر مظہر آصف، رجسٹرار مہتاب عالم رضوی اور ڈین آف اسٹوڈنٹس ویلفیئر نیلوفر افضل بھی موجود تھیں۔

بھوپال میں ''بنات'' کا نویں یومِ تاسیس جھیلوں کے شہر میں نسائی فکر اور اردو ادب کا دل آویز سنگم

تحریر: ڈاکٹر قمر سرور، احمد نگر

ادبی سرزمین بھوپال جہاں جھیلوں کی نرمی، گلابوں کی خوشبو اور بیگمات کی تہذیبی وراثت آج بھی زندہ ہے، نے یکم نومبر 2025 کو ایک تاریخی لمحے کو اپنے دامن میں سمیٹ لیا۔ اسی روز بین الاقوامی نسائی ادبی تنظیم "بنات" کے نویں یومِ تاسیس کے موقع پر ایک شاندار ایک روزہ سیمینار و مشاعرہ کا انعقاد باب العلم پبلیکیشنز، بھوپال کے اشتراک سے کیا گیا۔ پروگرام کا آغاز صبح 10 بجے ہوٹل کھجرانہ، حمیدیہ روڈ، بھوپال میں ہوا۔ افتتاحی اجلاس کی صدارت شہرِ بھوپال کی معروف و سینئر قلمکار ڈاکٹر رضیہ حامد نے فرمائی۔ استقبالیہ کلمات تنظیم کی جنرل سکریٹری تسنیم کوثر نے نہایت خلوص و محبت سے پیش کیے، جن کے لہجے میں "بنات" کی جدوجہد کی خوشبو اور بہنوں کی یکجہتی کی روشنی نمایاں تھی۔ کلیدی خطبہ: معروف قلمکارہ عذرا نقوی صاحبہ نے "اردو ادب میں نسائی فکر اور عصرِ حاضر کے تقاضے" کے موضوع پر نہایت جامع اور فکری خطاب کیا۔ ان کے کلمات نے واضح کیا کہ نسائی ادب محض جذباتیت نہیں، بلکہ شعور و آگہی کی ایک مکمل تحریک ہے۔ اس کے بعد تنظیم کی صدر نگار عظیم صاحبہ نے "بنات" کے قیام، مقاصد اور سرگرمیوں پر روشنی ڈالی اور کہا: "یہ تنظیم مرد مخالف نہیں، بلکہ ایک فکری پلیٹ فارم ہے جو مرد و زن دونوں کو ساتھ لے کر چلنے پر یقین رکھتی ہے۔" اسی اجلاس میں "بنات" کی تازہ تصنیف "لوگ کیا کہیں گے" کا باوقار اجرا عمل میں آیا۔ حاضرین نے پرجوش تالیوں کے ساتھ اس ادبی کامیابی کو سراہا۔ اعزازی تقریب: اس موقع پر ممتاز فکشن نگار قمر جمالی اور معروف مدیرہ ڈاکٹر رضیہ حامد کو لائف ٹائم اچیومنٹ ایوارڈ سے نوازا گیا، جبکہ ڈاکٹر نصرت مہدی (ڈائریکٹر، مدھیہ پردیش اردو اکادمی) کو ان کی ادبی خدمات کے اعتراف میں خصوصی اعزاز پیش کیا گیا۔ مقررین میں ڈاکٹر نصرت مہدی، ڈاکٹر رضیہ حامد، قمر جمالی، اسلم پرویز (ممبئی)، سید افتخار علی اور ثروت خان شامل تھے، جنہوں نے نسائی ادب کے فروغ اور اردو زبان کی نئی سمتوں پر روشنی ڈالی۔ نظامت کے فرائض رشدہ جمیل نے نہایت وقار اور شائستگی سے انجام دیے۔ بعد از ظہرانہ اجلاس: ظہرانے کے بعد دوسرا اجلاس منعقد ہوا، جس کی صدارت ڈاکٹر ثروت خان اور ڈاکٹر محمد نعمان خان نے مشترکہ طور پر کی۔ نظامت تسنیم کوثر اور رافیہ ولی نے پرجوش انداز میں کی۔ پدم شری حکیم سید ظل الرحمن صاحب کی آمد نے اس اجلاس کے وقار میں مزید اضافہ کر دیا۔ مقالوں میں معاصر اردو ادب میں نسائی زاویوں اور فکری ارتقا پر بھرپور گفتگو ہوئی۔ شام کا مشاعرہ: رات 8 بجے ایک خوبصورت مشاعرے کا اہتمام ہوا جس کی صدارت عذرا نقوی اور نظامت عنبر عابد نے کی۔ ملک بھر کے ممتاز شعرا و شاعرات نے اپنے تازہ کلام سے محفل کو مہکا دیا۔ فضا میں احساس و جذبے کی خوشبو پھیل گئی، اور ہر اچھے شعر پر داد و تحسین کی گونج سنائی دی۔ معزز مہمان: تقریب میں ظفر صہبائی، اقبال مسعود، محمود ملک، ڈاکٹر محمد اعظم، ڈاکٹر آصف سعید، ڈاکٹر مہتاب عالم، ڈاکٹر نظر محمود، اشعر قدوائی، عظیم اثر، فاضل فیض، عاصم حسین فاروقی، ساجد پریمی، مجاہد خان، عبدالمجید، رضوان فاروقی، بدر النساء بیگم اور مرضیہ صاحبہ جیسے معزز افراد نے بطور سامعین شرکت کی۔ اختتام: یہ شاندار تقریب "بنات" اور "باب العلم پبلیکیشنز" کے باہمی اشتراک سے کامیابی کے ساتھ انجام پائی۔ اس کے روحِ رواں سید افتخار علی، ڈاکٹر رضیہ حامد، نفیسہ انا، رشدہ جمیل اور ساجد پریمی نے مہمانوں کا پُرخلوص استقبال کیا۔ اختتامی کلمات میں نگار عظیم صاحبہ نے آئندہ علمی و ادبی اہداف کے لیے نئے عزم کا اظہار کیا۔ یوں بھوپال کی یہ حسین شام اردو ادب اور نسائی فکر کے سنہرے امتزاج کا مظہر بن گئی ایک ایسی محفل جس نے ثابت کیا کہ اردو ادب کا نسائی سفر وقار، مکالمے اور توازن کے ساتھ آج بھی جاری ہے۔

SINCE : 2001 INFUSING POSITIVE VALUES
TAMIR E-SIASAT
www.tameerurdudaily.com
दैनिक तामीर, बीड

سیکولر نظام نے ہر نظام کو نگلنے کی پوری کوشش کیں مگر اس میں مکمل کامیابی انہیں میسر نہیں ہو رہی ہے اور ہو گی کیسے جب خالق کائنات اللہ خود انہیں وقت مقررہ تک چلائے گا اور پھر لپیٹ لے گا، ہو گا وہی جو رسول سیدی محمد مصطفیٰ ﷺ نے کہا اور جو اللہ نے پسند کیا

ابتداء کائنات سے انتہا تک کی خبر قرآن دے رہا ہیں، جب خدا یہ فرماتا ہے۔ اذا الشمس کورت، واذا النجوم انکدرت، سورہ التکویر آیت نمبر ۱ اور ۲، وہ وقت آئے گا جب سورج ماند پڑ جائیں گا، ستارے گدلے پڑ جائیں گے، یعنی وہ وقت ابھی آیا نہیں ہے، دوزخ کا وقت ابھی آیا نہیں، جنت کا وقت ابھی آیا نہیں ہے، ارواح کا دوبارہ زندہ کرنے کا وقت ابھی آیا نہیں ہے، اور خدا کہتا ہے کہ ہم صور پھونکیں گے تو سارے اُٹھ کھڑے ہونگے، قبروں سے حواس باختہ ہو کر نکلیں گے، یہ وقت ابھی آیا نہیں ہے، کچھ ایسی باتیں اللہ نے زمین وآسمان کے بارے میں کہ دی ہیں وہ ضرور واقع پذیر ہونگی۔

سائنس دان اپنی تحقیقی سے اندازہ لگا رہے ہیں، اور اللہ کہتا ہے، میں ساری کائنات کو اپنے دائیں ہاتھ میں لپیٹ لوں گا اور بائیں ہاتھ میں اپنی زمین کو رکھوں گا، اللہ قیامت کے دن کی خبر دیتا ہے، "واشرقت الارض بنور ربھا" (اور جب زمین اپنے رب کے نور سے جگمگا جائے گی) کہ جب زمین کو کسی اور زمین سے بدل دیں گے اور زمین رب کے نور سے چمک جائے گی، یہ ساری باتیں بہت آگے کی ہیں، یہ تمام چیزیں ہمارے علم میں ابھی کچھ بھی نہیں ہیں، اس لئے ہم سائنس کو یہ سمجھتے ہے کہ وہ ایک بہت بڑے سمندر میں ایک چھوٹی سی کشتی پر ایک ٹوٹی ہوئی پتوار ہے، جس کے ذریعے ہم ایک بہت بڑے بحر بے کراں کو عبور کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، اور اندھیرا بڑا مطلق ہے، کہیں کہیں روشنی کی ایک چمک پڑتی ہے اور کچھ راستہ ہم دیکھ لیتے ہیں، جس وقت قران اتر رہا تھا، اس وقت سائنسز موجود تھیں اس سے پہلے بھی سائنسز موجود تھیں مگر قرآن سچا تھا اور اس وقت سائنسز غلط تھیں۔ جب ptolemy کہ رہا تھا، زمین ساکت ہے اور باقی سیارے اس کے گرد حرکت کر رہے ہیں ادھر کوپرنیکس تین ہزار سال قبل یہ کہہ چکا تھا کہ سورج ساکت ہے اور ستارے اس کے ارد گرد حرکت کر رہے ہے۔

مگر قرآن دونوں کے خلاف ہے، قرآن کہہ رہا ہے، "کل یجری الی اجل مسمی" کہ کوئی بھی ساکت نہیں ہے، وقت مقررہ تک سب چل رہے ہیں، اب سائنسز نے اس قرانی آیت کی تصدیق کی ہے، ایک اور آیت میں اللہ کہتا ہے میں زمین کو کناروں سے گھٹا رہا ہوں، اس آیت کی وضاحت کے لئے جیولوجی کا کوئی ماہر چاہیے کوئی ٹیم چاہیے جو زمین کی پیمائش کریں اور بتائیں کہ زمین کناروں سے گھٹ رہی ہے یا نہیں گھٹ رہی ہے، ان دونوں کا تعلق ہے۔ حکمت

ایڈوکیٹ شیخ شاہد عرفان ممبئی

اور علم کا ایک اشتراک ہے، اللہ علم ہے اور صاحب علم ہے، اور حکمت اور سائنسز اس کی وضاحت ہے۔ ہم وضاحت کے ذریعے ہی علم کی کسی حقیقت کو پا سکتے ہیں، اللہ نے جب اپنے پسندیدہ بندوں کا ذکر کیا تو اس میں نہ نماز کا ذکر کیا نہ روزے کا ذکر ہے، بلکہ دو باتوں کا ذکر ہے، انہیں سورہ ال عمران آیت نمبر ۱۹۱ مفہوم ہے، میرے بہترین بندے وہ ہے جو کھڑے، بیٹھے، کروٹوں کے بل مجھے یاد کرتے ہیں، اور وہ زمین وآسمان کی تخلیقات پر غور کرتے ہیں، غور وفکر سائنس کے علاوہ اور کیا ہو سکتا ہے؟

ہر شے کا وقت مقرر ہے، کس نے کب تک چلنا ہے یہ اللہ کے علم میں ہے، سرکاریں وحکومتیں چل رہی ہیں، جنہیں حکمران وقت مقررہ تک چلائیں گے، سیکولر نظام کا بھی وقت مقرر ہیں، جب تک اللہ چاہیں چلے گا بھارت سیکولر نظام کی نفی کرتا ہوا بڑی تیزی سے ہندوتوا کی طرف گامزن ہے، دوسری جانب یہودی اپنے مسیحی کے انتظار میں ہے کہ وہ آئیں گا اور یروشلم میں بیٹھ کر ساری دنیا پر حکومت کریں گا۔ عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے منتظر ہیں وہ تشریف لائیں گے اور دجال کو قتل کریں گے اور کرہ ارض کے لوگوں کو ظلمتوں سے نکالیں گے۔

مسلمان بھی حضرت مہدی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے انتظار میں ہیں، دنیا کے تمام بڑے مذہب کے پیروکار اپنے مذہب کو مانتے ہوئے سیکولرازم کے لبادے میں جی رہے ہیں، پس باطن میں ہر مذہب کا پیروکار ایک بڑی تبدیلی کا منتظر ہے، وہ تبدیلی جس کا تعلق مذہب سے ہو گا سیکولرازم سے نہیں، دنیا کی بڑی آبادی ایک بڑی تبدیلی کے انتظار میں ہے، ہر مذہبی دانشوروں کے مطابق اس کا وقت قریب ہے، یہ کہ سکتے ہیں کہ اس بڑی تبدیلی کا وقت مقرر ہے، موجودہ نظام کی جگہ کوئی اور نظام جس کو اللہ اور رسول سیدی محمد مصطفیٰ ﷺ پسند کرتے ہیں رائج ہوں، اپنے وقت مقررہ پر چونکہ موجودہ طرز نظام مغرب نے لوگوں پر مسلط کیا ہے، یہی سبب ہے ہر مذہب کے ماننے والے باطنی طور پر اس سے بے زار ہے۔ بھارت میں ہندو مذہب کے پیروکار ہندوتوا کے لئے کوشاں ہے، مگر دنیا میں رائج سیکولر نظام کی قوتیں ان کوششوں کو رائے گاہ کر رہی ہے، جنگوں کا باعث موجودہ سیاسی نظام ہیں، بھارت اور پاکستان، اسرائیل اور فلسطین کی جنگیں خالصتاً مذہبی رنگوں میں رنگی ہے، مغربی ممالک اور مشرقی وسطیٰ کے درمیان جنگیں بھی مذہبی پیراہن زیب تن کیے ہوئے ہے، مغربی ممالک مشرقی وسطیٰ کے اسلامی ممالک پر تواتر سے حملہ آور ہے جواز اسلامی دہشت گرد کا پیش کیا جاتا ہے۔

سیکولر نظام نے ہر نظام کو نگلنے کی پوری کوشش کیں مگر اس میں مکمل کامیابی انہیں میسر نہیں ہو رہی ہے، اور ہو گی کیسے جب خالق کائنات اللہ خود انہیں وقت مقررہ تک چلائے گا اور پھر لپیٹ لے گا، ہو گا وہی جو رسول سیدی محمد مصطفیٰ ﷺ نے کہا اور جو اللہ نے پسند کیا سورہ الصف آیت نمبر ۹ آیت کا مفہوم ہے وہی ہے جس نے رسول کو ہدایت اور سچا دین دے کر بھیجا تا کہ اسے اور تمام مذاہب پر غالب کر دے اگر چہ مشرکین ناخوش ہوں۔

رشوت

وہ گناہ جس کے مرتکب پر اللہ تعالی کی لعنت ہے

آج جبکہ زمانہ ترقی پر ہے اور ہر علم وفن میں ترقی ہو رہی ہے تو اس کے ساتھ ساتھ جرائم کی بھی نت نئی شکلیں سامنے آ رہی ہیں، رشوت اب نئے انداز میں اور بدلے ہوئے روپ میں لی اور دی جا رہی ہے، رشوت کسی کی ذات کو نہیں بلکہ عہدے اور منصب کو ملتی ہے، جو بھی جس منصب پر فائض ہوتا ہے رشوت لینا اس کا فطری حق سمجھا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بعض عہدوں کیلئے باقاعدہ بولیاں لگتی ہیں، زیادہ افسوس ناک یہ ہے کہ مقدس اور قابل احترام پیشے بھی اب ناپاک کمائی سے پاک نہیں رہے۔ پہلے طبیب مسلم ہوتے تو بسم اللہ پڑھ کر اور غیر مسلم ہوئے تو اپنے دھرم کے مطابق کسی دیوتا یا بھگوان کا نام لیکر نسخہ لکھتے تھے، مریض کی آواز سن کر، اس کی شکل دیکھ کر اور نبض پر ہاتھ رکھ کر اپنی فراست سے مرض کی تشخیص کر لیا کرتے تھے۔ آج ٹیسٹوں کی بھرمار ہوتی ہے، گھر پر دیکھنے اور کلینک پر دیکھنے میں فرق ہوتا ہے کیونکہ فیس میں فرق ہوتا ہے، عام مریضوں اور پرائیوٹ مریضوں کو امتیاز سے دیکھا جاتا ہے، بعض جگہ ڈاکٹر آپریشن کو ضروری بتا کر مزید رقم کا مطالبہ کرتے ہیں، بڑے اسپتالوں میں کیش کی صورت میں آپریشن کی پیشگی رقم جمع کرانا ضروری ہے اگر چہ مریض تڑپ رہا ہو، مگر رحم دل مسیحا کا دل پسیجتا نہیں ہے۔ ظاہر ہے کہ جو بڑے بڑے ہاتھی انہوں نے پال رکھے ہیں ان کا پیٹ بھرنے کیلئے کثرت سے آپریشن ضروری ہے۔ ڈاکٹری اور طبابت کے ساتھ معلمی کا پیشہ بھی انحطاط کا شکار اور روبہ زوال ہے۔ اسلامی معاشرے میں معلم کا مقام بادشاہ وقت سے زیادہ ہوتا ہے، مگر جب سے علم کو طول کر فروخت کرنے کا عمل شروع ہوا ہے اور علم کا مقصد صرف پیٹ کی آگ بجھانا رہ گیا ہے، اس وقت سے علم سے نور اور برکت ختم ہو گئی ہے۔ ڈاکہ صرف ہتھیار کے ذریعہ زبردستی مال چھیننے کا نام نہیں بلکہ جو لوگ قلم کے ذریعے لاکھوں کروڑوں ادھر سے اُدھر کر دیتے ہیں وہ بھی ڈاکہ ہی ڈالتے ہیں۔

آج ہم قوانین کے ذریعے اس لعنت کی روک تھام چاہتے ہیں، اس لئے قانون پر قانون بنایا جاتا ہے مگر جوں ہی کوئی نیا قانون آتا ہے، رشوت کا نیا دروازہ کھل جاتا ہے، قانون بنانے والے جان بوجھ کر قانون میں ابہام رکھتے ہیں چونکہ قانون مادرزاد نابینا ہوتا ہے اور خود کچھ نہیں دیکھ سکتا، اس لئے بڑی سی بڑی برائی عین قانون کی موجودگی میں بلکہ اس کی روشنی میں ہوتی ہے۔ قانون بذات خود بے حس وبے حرکت ہوتا ہے، اسے حرکت میں لانا پڑتا ہے اور رشوت کا کام چونکہ باہمی رضامندی سے ہوتا ہے اس لئے سخت سے سخت قوانین بے اثر رہتے ہیں۔ اگر کوئی قانون طویل غور وفکر کے بعد بنایا گیا ہو اور اس میں معاشرے کے رسم ورواج اور عادات ومزاج کی بھرپور رعایت ہو اور خود قانون منصفانہ اور غیر جانبدارانہ ہو تو بھی رشوت کا انسداد اس کے ذریعے ممکن نظر نہیں آتا، وجہ اس کی یہ ہے کہ خود قانون اتنا اہم نہیں ہوتا، جتنا وہ ہاتھ اہم ہوتے ہیں جس میں وہ قانون دیا جاتا ہے۔ آج قانون نافذ کرنے والے ہاتھ چونکہ کرپٹ ہیں اس لئے اچھا قانون بھی بے اثر ہے۔ اگر قانون سے جرائم کا انسداد ممکن ہوتا تو آج کی دنیا سب سے بڑی عابد وزاہد ہوتی کیونکہ جتنے قوانین آج رائج ہیں اس سے پہلے کبھی نہ تھے۔ ہم چاہیں قانون کے نفاذ کیلئے جتنے بھی افراد کو بھرتی کر لیں رشوت جیسی لعنت سے نجات ممکن نہیں کیونکہ جو قوانین ہیں وہ سب کے سب انسان کے بنائے ہوئے ہیں اور انسان میں خامیاں ہیں تو اس کے بنائے ہوئے قوانین میں بھی خامیاں کیا نہ ہونگی؟

قارئین محترم! آج ہمارے پاس بہت ساری نعمتیں موجود ہیں مگر ہم نے اس کی طرف سے آنکھیں بند کر رکھیں ہیں۔ ہمارے پاس روشن سورج ہے مگر ہم دوسروں کے ٹمٹماتے ہوئے چراغ پر رشک بھری نگاہ ڈالتے ہیں، ہمارے دسترخوان پر ہر قسم کے نعمت، دنیا کا ہر لذیذ پکوان اور تمام انواع کے ذائقے موجود ہیں مگر ہم ہیں کہ دوسروں کے دسترخوان پر رکھی ہوئی، چوسی ہوئی ہڈیوں کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ اس سے بڑھ کر ناقدری اور اس سے زیادہ احسان فراموشی اور اس سے زیادہ اپنی جانوں پر ظلم اور کیا ہوگا؟ کہ ہم زہر پی رہے ہیں، آگ اگل رہے ہیں، وجود ہمارا بھسم اور زندگی ہماری جہنم بن چکی ہے۔ اب حال یہ ہے کہ روحانیت مادیت میں بدل گئی ہے، دنیا نے آخرت پر ترجیح حاصل کر لی ہے، ایمانی قوت کمزور بلکہ نہ ہونے کے برابر رہ گئی ہے، سینے یقین سے خالی، دل کی دنیا اجڑی ہوئی اور جس نعم کے عادی ہیں، رہی سہی کسر سرمایہ دارانہ تہذیب نے پوری کر دی ہے۔ جب سے ان کی تہذیب وتمدن کی بادِ مسموم چلی ہے تب سے قدریں ہی بدل گئی ہیں، ہر شخص عیش اور کیش چاہتا ہے، ہر دل کی امنگ جلد سے جلد امیر تر بننے کی ہے، کوٹھی، بنگلہ اور کار ہر ایک کی ضرورت ہے، وسائل اجازت نہیں دیتے اور خواہش کو دبانا نہیں جانتے اس لئے رشوت جیسی گندگی میں ہاتھ ڈال دیتے ہیں۔ بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہ وبا اس لئے عام ہے کہ تنخواہیں کم ہیں، مگر یہ سطحی تشخیص ہے، جن کی تنخواہیں زیادہ ہیں پھر انہیں تو اس لعنت سے دور رہنا چاہئے تھا مگر وہ بھی اس گندگی میں لت پت ہیں۔

بہر حال اس زمانے میں ایسے لوگ موجود ہیں جو رشوت جیسی اس گندگی سے دامن بچائے ہوئے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جو خوف خدا اور فکر آخرت رکھتے ہیں، ایسے لوگوں کی جو خاطر اس جہاں میں ہوگی وہ اپنی جگہ، دنیا میں بھی اصل دولت اور حقیقی نعمت ان ہی کے پاس ہے، اگر بادشاہوں کو معلوم ہو جائے تو فوجیں لیکر ان پر حملہ آور ہو جائیں۔ رشوت اور ان جیسی جتنی بھی برائیاں ہیں ان سے خود سے پاک رکھنے والے لوگوں کو جو لذت اطاعت الٰہیٰ اور عشق نبویؐ میں ملتی ہے اس کا موازنہ دنیا کے کسی لذت سے نہیں کیا جا سکتا۔ اگر دل کی آنکھیں کھلی ہوں تو ایسے لوگوں کے مطمئن ضمیر اور تر وتازہ چہرے نظر آ سکتے ہیں۔

قیصر محمود عراقی

مولانا قاری اسحاق گورا

پنجاب کی زمین پر جب آسمان نے بارش کے بادلوں کو کھول کر چھوڑ دیا اور دریاؤں نے اپنے دامن کو پھیلا دیا تو انسانیت ایک بار پھر امتحان میں آ گئی۔ پانی نے نہ ہندو کو دیکھا، نہ سکھ کو، نہ مسلمان کو اور نہ عیسائی کو۔ سیلاب کے بے رحم ریلا سب کے گھروں کو بہا لے گیا، سب کی فصلوں کو ڈبو گیا، سب کے بچوں کو بھوکا پیاسا کر گیا۔ ایسے میں اگر کسی نے سب سے بڑھ کر اپنے کندھوں پر خدمت کا بوجھ اٹھایا تو وہ مسلمان تھے۔ تاریخ کی کتاب میں ایک اور باب لکھا گیا کہ جب بھی مصیبت آئی، مسلمانوں نے دل کھول کر انسانیت کی خدمت کی۔ کھانا، کپڑا، پناہ گاہ، دوائی ہر جگہ ان کے ہاتھ سب سے آگے نظر آئے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ جب یہی مسلمان اپنی جان ومال سے دوسروں کو بچانے میں لگے رہتے ہیں تو پھر بھی وہی کیوں ہیں جن پر الزام لگتا ہے؟ جو خدمت کریں وہ مشکوک، جو وفاداری نبھائیں وہ غدار، جو ملک سے محبت کریں ان کی حب الوطنی پر سوالیہ نشان۔ آخر یہ کیسا ترازو ہے جس میں مسلمانوں کا کردار ہمیشہ ہلکا تولا جاتا ہے؟ اصل بات یہ ہے کہ فرقہ پرستوں کے ایجنڈے میں مسلمانوں کا نرم دل اور انسان دوستی سب سے بڑا خطرہ ہے۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ اگر عوام کو حقیقت نظر آ گئی کہ مسلمان تو محبت بانٹنے والے ہیں، تو ان کی سیاست کی دکان بند ہو جائے گی۔ اس لیے وہ ہمیشہ ایک بیانیہ گھڑتے ہیں کہ مسلمان دوسرے درجے کے شہری ہیں، وہ وفادار نہیں، ان پر بھروسہ نہ کیا جائے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا بھوکے کو روٹی دینے والا دوسرا درجے کا شہری ہے؟ کیا سیلاب میں ڈوبتے ہوئے کو بچانے والا غیر وفادار ہے؟ کیا سرحد پر جان دینے والا محب وطن نہیں بلکہ محض ایک "شک کی فائل" ہے؟

المیہ یہ ہے کہ مسلمان چاہے خون پسینہ بہا کر خدمت کرے، تب بھی اس کے حصے میں شک وشبہ ہی آتا ہے۔ اور یہی وہ نکتہ ہے، جس پر طنز کرنا ضروری ہے۔ سوچنے کی بات ہے کہ اگر ملک کا سب سے بڑا وفادار وہی ہے جس نے اپنی زمین پر ظلم سہتے ہوئے بھی وطن کو نہیں چھوڑا، اپنی جان قربان کرتے ہوئے بھی وطن سے پیٹھ نہیں پھیری، تو پھر وفاداری کا سرٹیفکیٹ بانٹنے والے آخر کس کسوٹی پر پرکھ رہے ہیں؟ کیا وفاداری کا مطلب نفرت کے نعرے لگانا ہے؟ کیا حب الوطنی کا پیمانہ دوسروں کو "غدار" کہہ کر اپنی دکان چلانا ہے؟ سیلاب نے ایک بار پھر یہ دکھایا کہ مسلمان صرف مسجد میں سجدہ کرنے والے نہیں بلکہ گلی کوچوں میں بھی خدمت کے سجدے کرتے ہیں۔ ان کے لیے پڑوسی کا دکھ اپنا دکھ ہے، چاہے وہ کسی بھی مذہب سے ہو۔ لیکن فرقہ پرستوں کے لیے یہ سب ناقابل برداشت ہے۔ وہ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں کی پہچان صرف مسجد تک محدود رہے، لیکن جب وہ میدانِ خدمت میں نکلتے ہیں تو نفرت کا بیانیہ زمین بوس ہو جاتا ہے۔

یہاں ایک سوال اور اٹھتا ہے: اگر مسلمان واقعی اتنے "خطرناک" ہیں جتنا پروپیگنڈا کیا جاتا ہے، تو پھر مصیبت کے وقت سب سے پہلے انہی کے خیموں کے باہر بھیڑ کیوں لگی ہوتی ہے؟ اگر وہ "دوسرے درجے" کے ہیں تو پھر کیوں سب سے پہلے انہی کے دسترخوان پر لوگ آ بیٹھتے ہیں؟ اگر وہ "ناقابل بھروسہ" ہیں تو پھر کیوں ہر قدرتی آفت میں انہی پر سب سے زیادہ بھروسہ کیا جاتا ہے؟

مسلمانوں کو دوسرا درجے کا شہری سمجھنے کی کوشش دراصل اس حقیقت کا اعتراف ہے کہ پہلا درجہ کبھی مسلمانوں کے بغیر مکمل نہیں ہو سکتا۔ فرقہ پرست جتنا بھی شور مچائیں، زمین کی حقیقت یہ ہے کہ یہ ملک مسلمانوں کی محبت، قربانی اور وفاداری کے بغیر اپنی تاریخ مکمل نہیں کر سکتا۔ جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ مسلمانوں کو کونے میں دھکیل کر ملک کا نقشہ محفوظ رہ جائے گا، وہ تاریخ کے سب سے بڑے دھوکے میں ہیں۔ کیونکہ قومیں تعمیر کردار سے ہوتی ہیں، نفرت سے نہیں۔

یہ سوال اب ہمارے ضمیر کو جھنجھوڑ رہا ہے کہ آخر وہ قوم جو ہر آزمائش میں سب سے آگے نکلتی ہے، وہی کیوں نفرت کا نشانہ بنتی ہے؟ کیا وفاداری کے ثبوت روز روز دیے جاتے ہیں؟ کیا خدمت کے بعد بھی حب الوطنی کے سرٹیفکیٹ بانٹنے کی ضرورت ہے؟ وفاداری کوئی کاغذی حلف نہیں بلکہ زمین کے ساتھ محبت، ہمسایے کے دکھ میں شرکت اور انسان کو بچانے کے جذبے سے ظاہر ہوتی ہے۔ جب یہ سب کچھ مسلمان کر رہے ہیں تو پھر بھی شک کیوں؟ اصل حقیقت یہ ہے کہ فرقہ پرست سیاست کو مسلمانوں کی نرم دلی اور انسان دوستی سے سب سے زیادہ خطرہ ہے۔ ان کے لیے یہ ناقابل برداشت ہے کہ مسلمان خدمت کے میدان میں سب سے آگے دکھائی دیں، کیونکہ اس سے نفرت کی بنیادیں ہلنے لگتی ہیں۔ اگر عوام نے حقیقت دیکھ لی تو نفرت کا کاروبار ختم ہو جائے گا۔ اسی لیے خدمت گزار کو بھی مشکوک بنا دیا جاتا ہے اور قربانی دینے والے کو بھی غدار ٹھہرایا جاتا ہے۔ یہ سراسر طنز ہے سماج پر کہ جو سہارا دیتا ہے، وہی شک کی زد میں آتا ہے۔ یوں لگتا ہے جیسے مسلمانوں کے لیے اب ایک دفتر کھول دیا جائے، جہاں روزانہ صبح وفاداری کے فارم بھریں اور شام کو تصدیق کروائیں۔ گویا جن کے بزرگوں نے آزادی کے لیے اپنی جانیں قربان کیں، ان کی اولاد کو آج بھی سندکی تلاش کرنی ہے۔ یہ مضحکہ خیز تماشا اس حقیقت کو عیاں کرتا ہے کہ مسئلہ کردار کا نہیں بلکہ پروپیگنڈے کا ہے۔

اصلاح کا پہلو یہ ہے کہ مسلمانوں کو اپنی خدمت کو صرف خاموش عمل تک محدود نہیں رکھنا چاہیے بلکہ اپنی کہانی بھی دنیا کو سنانی ہوگی۔ اگر وہ صرف دیتے رہیں اور بولیں نہیں تو آنے والی نسلیں صرف پروپیگنڈا سنیں گی۔ آج ضرورت ہے کہ میڈیا، سوشل پلیٹ فارمز اور علمی مجالس میں مسلمانوں کی خدمت اور وفاداری کے واقعات بیان کیے جائیں تاکہ سچائی جھلک سکے۔ ورنہ خدمت ان کی اور تعریف کسی اور کی، قربانی ان کی اور کریڈٹ کسی اور کا ہوتا رہے گا۔ یہ ملک مسلمانوں کے بغیر ادھورا ہے۔ آزادی کی جنگ سے لے کر ملک کی تعمیر تک، ہر صفحہ مسلمانوں کی قربانیوں سے رنگین ہے۔ آج بھی اگر وہ خدمت میں سب سے آگے ہیں تو یہ ان کے ماضی کا تسلسل ہے، کوئی نیا قصہ نہیں۔ لیکن اگر ان پر آج بھی شک کیا جا رہا ہے تو یہ دراصل ملک کی اپنی تاریخ کو نظرانداز کرنے کے مترادف ہے۔

سیلاب نے ہمیں یہ سبق دیا کہ پانی سب کو برابر ڈبوتا ہے اور خدمت سب کو برابر سہارا دیتی ہے۔ مصیبت کے وقت مذہب اور ذات کے پردے خود بخود گر جاتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ جب آفت کے وقت یہ فرق مٹ جاتے ہیں تو امن کے وقت کیوں زندہ کیے جاتے ہیں؟ کیوں انسان کو انسان سمجھنے کے بجائے مذہب کی عینک سے دیکھا جاتا ہے؟ یہ سوال ہر سوچنے والے کے سامنے کھڑا ہے۔ آخر میں یہی کہا جا سکتا ہے کہ مسلمانوں کی محبت اور خدمت تاریخ کے صفحات پر کندہ ہے۔ کتنے ہی پروپیگنڈے ہوں، کتنے ہی الزامات ہوں، یہ حقیقت کبھی مٹائی نہیں جا سکتی کہ مسلمان نرم دل ہیں، خدمت میں سب سے آگے ہیں اور اپنے وطن کے وفادار ہیں۔ اگر وہ آج بھی کچھ لوگوں کو کھٹکتے ہیں تو اس کی وجہ ان کا کردار نہیں بلکہ وہ سیاست ہے جو نفرت سے اپنی روٹی سینکتی ہے۔ اور یہ نفرت اسی دن بہہ جائے گی جس دن عوام کی آنکھیں کھل جائیں گی اور وہ دیکھ لیں گے کہ اصل حب الوطنی کس کے دل میں ہے۔

سیاسی کم فہمی اور نظریاتی کمزوری

ابوماثیر ممبئی

سیاست میں فیصلے صرف جذباتی بنیادوں پر نہیں کیے جاتے بلکہ انہیں تدبر، تجربے، اور حالات کے گہرے ادراک کے ساتھ پرکھا جاتا ہے۔ مگر پیول اسمبلی حلقے سے کانگریس کے اعلان کردہ امیدوار انوپم کا ٹکٹ واپس لینا ایک ایسا فیصلہ ہے، جو نہ صرف غیر متوقع تھا بلکہ سیاسی طور پر بھی قابل افسوس معلوم ہوتا ہے۔ انوپم وہ نوجوان ہیں جنہوں نے اپنے طالبعلمی کے زمانے میں ایک غلطی کا ایک ایسی سیاسی رائے، جو اس وقت کے ماحول، میڈیا بیانیے، اور عوامی جذبات سے متاثر ہو کر دی گئی۔ ان کی عمر صرف ۲۴ برس تھی۔ مگر حیرت کی بات یہ ہے کہ کانگریس نے محض اسی بنیاد پر اُنہیں ٹکٹ سے محروم کر دیا، گویا نوجوانی کی ایک لغزش پوری زندگی پر بھاری قرار پائی۔ یہ سوچنے کی بات ہے کہ اگر سیاست میں توبہ، اصلاح، اور خود احتسابی کی کوئی گنجائش نہیں، تو پھر سیاست صرف اُن لوگوں کا کھیل بن جائے گی جو چالاکی سے اپنی غلطیوں کو چھپانے کا ہنر جانتے ہیں۔ انوپم کا ماضی ایک واقعہ ضرور رکھتا ہے، مگر اُن کی حالیہ سیاسی جدوجہد، عوامی مقبولیت، اور اصولی موقف اس بات کا ثبوت ہیں کہ وہ صرف نعرے نہیں، عمل کے آدمی ہیں۔ انوپم نے میدانِ سیاست میں کوئی "پیراشوٹ لینڈنگ" نہیں کی۔ وہ عوامی تحریک، عدالتی اصلاحات، اور نوجوانوں کے مسائل کے حوالے سے اپنی مستقل جدوجہد کے باعث ابھرے ہیں۔ ان کی جدوجہد کانگریس کے بیانیے سے ہم آہنگ ہو چکی ہے، اور یہی وہ نکتہ ہے جسے نظرانداز کرنا خود پارٹی کی فکری کمزوری کی نشاندہی کرتا ہے۔ یہ سوال کانگریس کی قیادت سے پوچھنا بنتا ہے کہ کیا وہ اب بھی خود کو "یوتھ فرینڈلی" جماعت کہلانے کی دعوے دار رکھتی ہے؟ اور اگر ہاں، تو پھر ایسے نوجوان جو نظریاتی اختلاف سے گزر کر آپ کی صفوں میں آ کھڑے ہوئے، اُنہیں سزا دینے کے بجائے حوصلہ کیوں نہیں دیا گیا؟ مزید یہ کہ جس غلطی کو بنیاد بنایا گیا، وہ اُس وقت کی ہے جب پورے ملک میں کانگریس مخالف پروپیگنڈا شدت پر تھا۔ ایک نوجوان اگر اس لہر میں بہہ گیا تو کیا یہ سیاست کے طالبعلم کے لیے کوئی غیر فطری بات ہے؟ یہی وجہ ہے کہ آج کے دور میں وہی رہنما صبح ایک دوسرے پر الزامات لگاتے ہیں، اور شام کو ایک ہی اسٹیج پر نظر آتے ہیں۔ حال ہی میں پی چدمبرم کا ۲۶/۱۱ اور گولڈن ٹمپل، آپریشن بلیو اسٹار پر اپنی پارٹی کو نشانہ بنانا بھی انھیں نقصان نہیں پہنچا پایا جبکہ انوپم کی ایک پرانی رائے کو ان کی زندگی بھر کی جدوجہد پر حاوی کر دینا انصاف کے بنیادی اصولوں سے انحراف ہے۔ یہ فیصلہ کانگریس کی سیاسی کم فہمی اور نظریاتی کمزوری کا مظہر ہیں۔ ایسے وقت میں جب عوامی اعتماد بحال کرنے کی ضرورت ہے، ایسے فیصلے پارٹی کو مزید کمزور کرتے ہیں۔ سیاست میں بالغ نظری کا تقاضا یہ ہے کہ افراد کو ان کے حال، کردار اور جذبے کی روشنی میں پرکھا جائے، نہ کہ ماضی کی لغزشوں کے ترازو میں تولا جائے۔

غزل

بات سنتا جا مری روٹھ کے جانے والے
مر گئے لوگ زمانے میں منانے والے
بزمِ عالم کے سدا صدر نشیں رہتے ہیں
اپنی ہستی کو بہ صد شوق مٹانے والے
دوستی تیری تصنع ہی کی پروردہ ہے
سرد مہری سے سدا ہاتھ ملانے والے
میں ہوں گم نام سا، درویش صفت سا شاعر
میری تقلید کریں پھر بھی زمانے والے
اب نگاہوں کو نہیں جچتا کوئی چہرۂ گل
اب کہاں لوگ بھلا، دل میں سمانے والے
فرشِ خاکی کے مسائل سے نمٹ لے پہلے
چاند پر جا کے نئے شہر بسانے والے
مٹ نہیں سکتی مقدر کی سیاہی، شوکت
کتنے ناداں ہیں چراغوں کو جلانے والے

شوکت محمود شوکت

غزل

وہ دن ہے یاد مجھ کو
جس دن دیکھا میں نے تجھکو
وہ لمحے یاد ہے مجھ کو
جس وقت پیار ہوا تھا تم سے مجھ کو
وہ دن تھا حسین میرے لئے
جس وقت حاصل کیا تھا میں نے تجھ کو
جب آتی تھی قریب میرے تم
تو لگتا تھا آگیا چاند میرے سامنے
تم جانتی تھی میں غلط نہیں تھا
مگر دنیا والے غلط سمجھ بیٹھے
ہوا ایسا کہ تم دنیا کی باتوں میں آکر
تم مجھے ہی سمجھ بیٹھی غلط
وہ لمحے ابھی بھی یاد ہے مجھکو
جس دن اکیلا کیا تم نے مجھکو
اے مشاک تیری حسین کہاں گئی
اکیلا کر کے چلی گئی تجھکو

مشاک عالم

مدھوبالا جن کے حُسن کا شہرہ اُن کی اداکاری پر بھاری رہا

دلیپ کمار سے محبت مگر کشور کمار سے ’بے جوڑ‘ شادی کی کہانی

بہ شکریہ بی بی سی اردو

اپنے زمانے کی معروف اداکارہ مدھوبالا انتہائی قابل اداکارہ تھیں لیکن اُن کی اداکاری سے زیادہ اُن کی بلا کی خوبصورتی کا شہرہ زیادہ رہا۔فلم ’انڈیا‘ کے ایڈیٹر بابو راؤ پٹیل کہتے تھے کہ ’مدھوبالا انڈین فلم انڈسٹری کی سب سے باصلاحیت، ورسٹائل اور سب سے خوبصورت اداکارہ تھیں‘۔انھیں انڈین فلم انڈسٹری کی ’وینس‘ یعنی حُسن کی دیوی کہا جاتا تھا۔

اپنے زمانے کی مشہور اداکارہ بیگم پارا کہتی تھیں کہ ’کبھی کبھی میں مدھوبالا کی ایک جھلک اس وقت دیکھ لیتی تھی جب وہ صبح چہل قدمی کے لیے جاتی تھیں، اُن کے چہرے پر پڑنے والی ایک نگاہ آپ کا دن خوبصورت بنا دیتی تھی‘۔اداکارہ نروپا رائے کا خیال تھا کہ مدھوبالا کا جسم، سر سے لے کر پاؤں کے ناخنوں تک، مکمل طور پر پرفیکٹ تھا۔اس میں کوئی کمی یا کسر نہیں تھی‘۔

مینو ممتاز کہتی تھیں کہ ’اُن کی جلد اتنی شفاف تھی کہ اگر وہ پان کھاتیں تو آپ دیکھ سکتے تھے کہ اُن کے گلے سے سُرخ رنگ کیسے نیچے اُترتا ہے‘۔

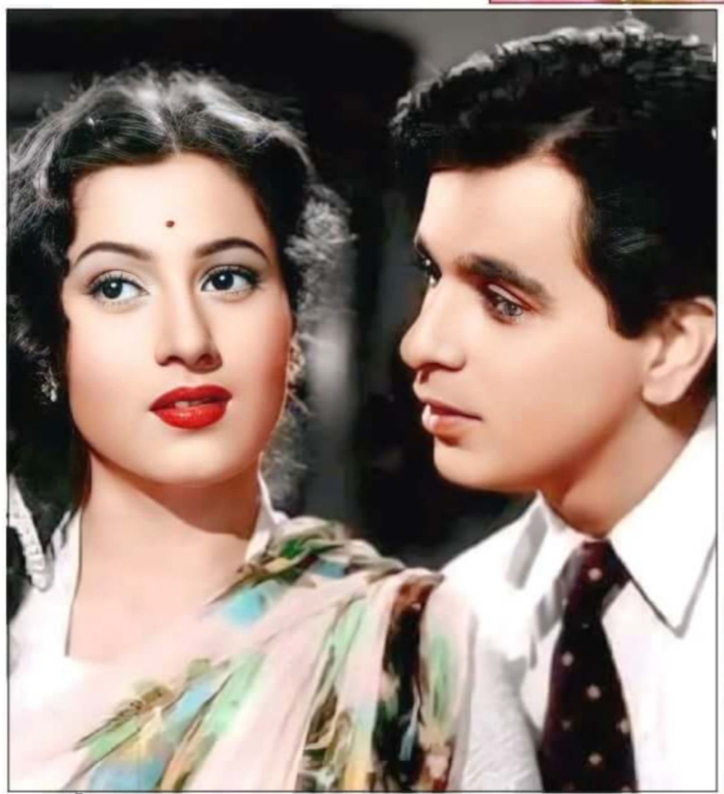

یہ مشہور ہے کہ فلم ’ریل کا ڈبہ‘ میں مدھوبالا کے ساتھ کام کرنے والے شمی کپور انھیں دیکھتے ہی اپنے ڈائیلاگ بھول جاتے تھے۔

مشہور صحافی بی کے کرنجیا نے اپنی سوانح عمری ’کاؤنٹنگ مائی بلیسنگز‘ میں لکھا ہے کہ ’اُن کی کسی بھی تصویر نے اُن کی غیر معمولی خوبصورتی کے ساتھ انصاف نہیں کیا‘۔

دیو آنند مدھوبالا کی کھنکتی ہنسی کے گرویدہ تھے

لیکن ایسا نہیں تھا کہ مدھوبالا میں کوئی کمی نہیں تھی۔خدیجہ اکبر نے مدھوبالا کی سوانح عمری ’دی سٹوری آف مدھوبالا‘ میں لکھا ہے کہ ’اپنے والد کے ساتھ اُن کی وفاداری، صحیح وقت پر درست فیصلہ نہ لینا اور حد سے زیادہ جذباتی طبیعت نے اُن کی زندگی کو پیچیدہ بنا دیا تھا، جس کی وجہ سے انھیں بہت سے بُرے نتائج کا سامنا کرنا پڑا‘۔

فلم میگزین ’سٹار اینڈ سٹائل‘ کے سابق ایڈیٹر گلشن ایونگ کہتے تھے کہ ’ان میں کوئی کجی بالکل نہیں تھی، وہ ایک بچے جیسا دل اور سادگی رکھتی تھیں‘۔

مشہور اداکار دیو آنند کو مدھوبالا کی کھلکھلاتی ہنسی سب سے زیادہ پسند تھی۔انھوں نے اپنی سوانح عمری ’رومانسنگ ود لائف‘ میں لکھا کہ ’اُن کا چہرہ ہمیشہ صبح کی اوس کی طرح تروتازہ رہتا تھا۔ان کی شخصیت کی سب سے خاص بات اُن کی مشہور ہنسی تھی۔جب بھی انھیں موقع ملتا وہ زور سے ہنستیں۔کوئی اندازہ نہیں لگا سکتا تھا کہ وہ کب، کس بات پر اور کتنی دیر تک ہنسیں گی۔

اس فلم کی شوٹنگ کے بعد ممتاز جہاں واپس دہلی چلی گئیں۔اس کے بعد دیویکا رانی نے ممتاز کو فلم ’جوار بھاٹا‘ میں کردار دینے کے لیے دہلی سے بُلایا۔بعد میں ممتاز نے یہ کردار نہیں کیا لیکن اُن کے والد نے ممبئی (اس وقت بمبئی) میں سکونت اختیار کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔

ان دنوں مشہور ہدایتکار کیدار شرما نے فلم ’بیچارہ بھگوان‘ شروع کی جس میں انھوں نے اپنی اہلیہ کملا چٹرجی کو ہیروئن کا کردار دیا لیکن اچانک کملا کی موت ہوگئی اور فلم بند کرنی پڑی۔

اہلیہ کی موت کے صدمے سے سنبھلنے کے بعد کیدار شرما نے یہ فلم دوبارہ بنانے کا فیصلہ کیا اور چائلڈ آرٹسٹ ممتاز (مدھوبالا) کو اپنے اسسٹنٹ

شاٹ کے دوران وہ اچانک ہنسنا شروع کر دیتیں، پھر ڈائریکٹر سیٹ کی لائٹ بجھا کر چائے کا آرڈر دیتے اور اِس بات کا انتظار کرتے کہ مدھوبالا اپنی ہنسی پر قابو پا لیں‘۔

’محل‘ فلم نے مدھوبالا کو قومی سطح پر پہچان دیا

مدھوبالا کا اصل نام ممتاز جہاں بیگم دہلوی تھا۔وہ 14 فروری 1933 کو دہلی میں پیدا ہوئیں۔انھوں نے نو سال کی عمر میں اپنے فلمی کیریئر کا آغاز کیا اور ان کی پہلی فلم ’بسنت‘ تھی۔

راج کپور کے ساتھ بطور ہیروئن لے لیا۔کیدار شرما ہی نے ممتاز جہاں کا نام بدل کر انھیں مدھوبالا کا نام دیا۔

فلم کا نام بھی بدل کر ’نیل کمل‘ رکھ دیا گیا۔سنہ 1949 میں مدھوبالا کی فلم ’محل‘ نے انھیں انڈین نوجوانوں کے خوابوں کی ملکہ بنا دیا تھا۔

راجکمار کیسوانی اپنی کتاب ’داستانِ مغل اعظم‘ میں لکھتے ہیں کہ ’جھولے پر جھولتی ایک خوبصورت شوخ حسینہ اور بار بار قریب آنے کے بعد نظروں سے اوجھل ہونے والے اُس چاند سے چہرے نے نہ صرف اس فلم کی کامیابی کے باکس آفس پر جھنڈے گاڑ دیے بلکہ ساتھ ہی مدھوبالا کو کسی بھی فلم کی کامیابی کی ضمانت بھی سمجھا جانے لگا‘۔

ہالی وڈ میں بھی رول ملنے کا امکان

اس زمانے میں نیویارک کے ’تھیٹر آرٹس‘ میگزین نے مدھوبالا کی تصویر کے ساتھ ایک مضمون شائع کیا جس کا عنوان تھا ’دنیا کی سب سے بڑی سٹار جو بیورلی ہلز میں نہیں رہتی‘۔

تین بار آسکر جیتنے والے فرینک کاپرا ایک فلم فیسٹیول میں شرکت کے لیے بمبئی آئے تھے۔’مووی ٹائمز‘ کے ایڈیٹر بی کے کرنجیا اپنے میگزین کے ایک شمارے کے ساتھ کاپرا کا انٹرویو کرنے گئے تھے۔

اس میگزین کے صفحہ اول پر مدھوبالا کی تصویر چھپی تھی۔کرنجیا اپنی سوانح عمری میں لکھتے ہیں کہ ’کاپرا نے جیسے ہی میگزین کو دیکھا، انھوں نے مجھ سے پوچھا کہ یہ لڑکی کون ہے؟ کیا یہ واقعی اتنی خوبصورت ہے؟ کیا میں اس سے مل سکتا ہوں؟ کیا میں اس کے لیے ہالی وڈ میں کردار دلا سکتا ہوں؟‘

مدھوبالا سے تاج ہوٹل میں ملاقات طے ہوئی۔کرنجیا نے بہت پُرجوش ہو کر یہ بات مدھوبالا کے والد عطاء اللہ خان کو بتائی۔

کرنجیا نے لکھا کہ ’اُن کے والد نے یہ کہہ کر پورے معاملے کو ختم کر دیا کہ مدھوبالا کو کانٹے اور چاقو سے کھانا نہیں آتا، اس لیے وہ اس میٹنگ میں نہیں جائیں گی۔اگر وہ میری تجویز مان لیتے تو مدھوبالا کو پوری دنیا میں پہچان مل جاتی‘۔

دلیپ کمار کے ساتھ محبت

دلیپ کمار اور مدھوبالا ایک دوسرے سے پیار کرتے تھے لیکن مدھوبالا کے والد کو دلیپ کمار کا سایہ بھی پسند نہیں تھا۔

بی آر چوپڑا کی فلم ’نیا دور‘ میں دلیپ کمار کے مقابل ہیروئن کے کردار کے لیے مدھوبالا کو پہلے منتخب کیا گیا تھا۔اس فلم کی شوٹنگ بمبئی میں ہونی تھی لیکن بعد میں پروڈیوسر بی آر چوپڑا نے محسوس کیا کہ اسے بھوپال میں بھی شوٹ کرنا ضروری ہے۔

خدیجہ اکبر لکھتی ہیں کہ ’مدھوبالا کے والد عطاء اللہ خان نے اپنی بیٹی کو بمبئی کے باہر شوٹنگ کرنے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا، انھیں لگا کہ بمبئی سے باہر جانے سے مدھوبالا اور دلیپ کمار کے درمیان محبت مزید پروان چڑھے گی، اس لیے وہ اس پر راضی نہیں ہوئے۔تب تک فلم کی دس دن کی شوٹنگ ہو چکی تھی۔اس کے باوجود بی آر چوپڑا نے فلم میں مدھوبالا کی جگہ وجنتی مالا کو لے لیا‘۔

وہاں سے دلیپ کمار اور مدھوبالا کی جوڑی الگ ہوگئی۔بی آر چوپڑا یہ معاملہ عدالت میں لے گئے جس کی وجہ سے دلیپ کمار اور مدھوبالا کے درمیان اتنی تلخی بڑھی کہ اُن کے تعلقات خراب ہوگئے۔

اختلاف کی بہت سی وجوہات رہیں

بی کے کرنجیا نے اس بریک اپ کی ایک اور وجہ بتائی ہے۔وہ لکھتے ہیں کہ ’عطاء اللہ خان نے دلیپ کمار کو مدھوبالا سے شادی کرنے کی اجازت نہیں دی، یہ کہہ کر کہ وہ پہلے اپنی بہنوں کی شادی کریں۔جب میں نے خان صاحب سے اس عجیب و غریب حالت کے بارے میں پوچھا تو اُن کا جواب تھا، ’میں نہیں چاہتا کہ میری بیٹی دلیپ کمار کی بہنوں کے کپڑے دھوئے‘۔

دلیپ کمار نے اپنی سوانح عمری ’دی سبسٹینس اینڈ دی شیڈو‘ میں اس علیحدگی کی تیسری وجہ بتائی ہے۔وہ لکھتے ہیں کہ ’عام خیال کے برعکس عطاء اللہ خان میری مدھوبالا سے شادی کے خلاف نہیں تھے، ان کی اپنی پروڈکشن کمپنی تھی۔وہ دو بڑے ستاروں کو ایک چھت کے نیچے لانے کے خیال سے بہت خوش تھے۔لیکن اگر میں اس پورے معاملے کو اپنی نظر سے نہ دیکھتا تو ایسا ہی ہوتا جیسا وہ چاہتے تھے‘۔

دلیپ کمار لکھتے ہیں کہ ’عطاء اللہ خان مدھو کو یہ باور کرانے میں کامیاب ہو گئے کہ میں اس کے ساتھ بداخلاقی کا مظاہرہ کر رہا ہوں۔وہ اپنے والد کے دلائل سے متفق نظر آئیں اور مجھے سمجھانے کی کوشش کی کہ شادی کے بعد سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔لیکن میں نے محسوس کیا کہ میں ایک جال میں پھنس جاؤں گا اور میں نے اپنے کریئر کی جو تشکیل کی تھی وہ خواہشات اور دوسروں کی چالوں کی وجہ سے تباہ ہو جائے گی‘۔

دلیپ کمار نے لکھا کہ مدھوبالا اس معاملے میں غیر جانبدار رہیں اور اسی بنیاد پر دلیپ کمار نے اُن سے شادی نہ کرنے کا فیصلہ کیا۔

دل میں سوراخ ہونے کے باوجود محنت

مدھوبالا کو بچپن سے ہی دل کی بیماری تھی۔اُن کے دل میں سوراخ تھا اور اُس وقت تک اس بیماری کا کوئی علاج نہیں تھا۔بیماری کے باوجود انھوں نے فلم ’مغل اعظم‘ کی شوٹنگ مکمل کی۔

وہ اپنا کام بے پناہ لگن سے کرتی تھیں۔’مغل اعظم‘ کے اسسٹنٹ ڈائریکٹر سلطان احمد کہتے ہیں کہ ’آپ کو فلم کا پہلا سین یاد ہو گا جس میں مدھوبالا کو مجسمے کی طرح کھڑا کیا گیا تھا۔زری کے کام سے لدے بھاری کپڑوں کے وزن کے ساتھ مدھوبالا شوٹ کے مکمل ہونے تک گھنٹوں تک شدید گرمی میں بغیر کسی شکایت کے کھڑی رہیں۔فلم کے آخری سین میں مدھوبالا زیادہ تر فولاد کی بھاری بھرکم زنجیروں میں جکڑی نظر آتی ہیں‘۔

راجکمار کیسوانی لکھتے ہیں کہ ’زنجیریں اتنی بھاری تھیں کہ جب بھی وہ انھیں پہن کر کھڑا ہونے کی کوشش کرتیں تو گھٹنوں کے بل گر جاتی تھیں، لیکن ہمت نہیں ہاری اور پوری طاقت سے اس کام کو انجام دیا۔ان زنجیروں کا وزن مدھوبالا کے وزن سے زیادہ تھا اور انھیں پہن کر چلنا بڑی آزمائش اور مشکل کا کام تھا‘۔

اُن کا علاج کرنے والے بمبئی کے امراض قلب کے ماہر ڈاکٹر جال وکیل نے انھیں خبردار کیا تھا کہ وہ بہت زیادہ سخت کام نہ کریں اور فلموں میں رقص کے مناظر نہ کریں۔

روینہ ٹنڈن: حُسن، اداکاری، سماجی خدمت کی بہترین مثال

ہندوستانی فلم انڈسٹری کی تاریخ میں چند ایسے نام ہیں جنہوں نے اپنے حسن، اداکاری، اور شخصیت کے امتزاج سے ایک طویل عرصے تک دلوں پر راج کیا ہے۔روینہ ٹنڈن ان ہی میں سے ایک ہیں۔ایک ایسی فنکارہ جنہوں نے 1990ء کی دہائی کے گلیمر سے لے کر آج کے سنجیدہ کرداروں تک ہر روپ میں خود کو ثابت کیا۔ان کا سفر محض ایک فلمی اداکارہ کا نہیں بلکہ ایک ایسی عورت کا ہے جو بدلتے وقت کے ساتھ خود کو منواتی چلی گئی۔روینہ ٹنڈن 26 اکتوبر 1974ء کو ممبئی میں پیدا ہوئیں۔ان کے والد روی ٹنڈن ایک مشہور فلم ڈائریکٹر تھے، جنہوں نے ’آن‘، ’منزل منزل‘ اور ’زہریلا انسان‘ جیسی فلمیں بنائیں۔فنکارانہ ماحول میں پرورش پانے والی روینہ بچپن ہی سے روشنیوں کے اس جہاں سے مانوس تھیں، لیکن ابتدا میں ان کا ارادہ اداکارہ بننے کا نہیں تھا۔وہ گرافک ڈیزائننگ میں دلچسپی رکھتی تھیں اور ممبئی کے مٹھی بائی کالج سے تعلیم حاصل کی۔مگر قسمت نے ان کے لیے کچھ اور ہی لکھ رکھا تھا۔ایک دن وہ فلمساز شانتانو شریواستو کی نظر میں آئیں اور فلم ’پتھر کے پھول‘ (1991ء) کیلئے منتخب کرلی گئیں۔بس، یہ وہ لمحہ تھا جب بالی ووڈ میں ایک نئے ستارے کا جنم ہوا۔سلمان خان کے ساتھ ان کی پہلی فلم پتھر کے پھول باکس آفس پر ہٹ ثابت ہوئی۔اس فلم کیلئے روینہ کو بہترین نئی اداکارہ کے فلم فیئر ایوارڈ سے نوازا گیا۔ان کی سادگی اور معصومیت نے ناظرین کو متاثر کیا، اور یوں وہ دیکھتے ہی دیکھتے 1990ء کی دہائی کی معروف ہیروئنوں میں شامل ہوگئیں۔روینہ ٹنڈن نے 1990ء کی دہائی میں ایسی فلموں میں کام کیا جو آج بھی بالی ووڈ کی تاریخ کا حصہ ہیں۔ان میں ’مہرا‘ (1994ء)، ’دل والے‘ (1994ء)، ’کھلاڑیوں کا کھلاڑی‘ (1996ء)، ’ضد‘ (1997ء)، ’رکشک‘، ’گھر والی باہر والی‘، ’بدنام‘، اور ’دولہے راجہ‘ جیسے کامیاب فلمی سفر نے انہیں گلیمر کوئن کے لقب سے نوازا۔’مہرا‘ کے گیت ’’ٹپ ٹپ برسا پانی‘‘ نے روینہ کو نئی پہچان دی۔ان کی رقص کی ادائیں اور اس گانے کا جادو آج تک ناظرین کے ذہنوں میں تازہ ہے۔اسی زمانے میں ان کی جوڑی اکشے کمار کے ساتھ بے حد پسند کی گئی۔ان کے درمیان محبت کے چرچے بھی فلمی دنیا کی سرخیوں میں رہے، مگر تقدیر نے دونوں کے راستے الگ کر دیئے۔1990ء کی دہائی کے آخر میں روینہ نے محض گلیمر سے آگے بڑھ کر خود کو ایک سنجیدہ اداکارہ کے طور پر منوانے کا فیصلہ کیا۔فلم شول (1999ء) میں انہوں نے رانی کی شاندار اداکاری سے ناقدین کو حیران کر دیا۔اس کردار نے ثابت کیا کہ وہ صرف ایک خوبصورت چہرہ نہیں، بلکہ ایک باکمال فنکارہ بھی ہیں۔اسی طرح دمن (2001ء) میں ایک ظلم سہتی عورت کے کردار پر انہیں نیشنل فلم ایوارڈ برائے بہترین اداکارہ دیا گیا، جو ان کے کیریئر کی سب سے بڑی فلم تھی۔روینہ نے 2010ء کے بعد ٹی وی شوز، ریئلٹی پروگرامس اور ویب سیریز میں بھی اپنی موجودگی درج کرائی۔فلم ماتر: دی مدر (2017ء) میں انہوں نے ایک ماں کے انتقام کو بڑے اثر انگیز انداز میں پیش کیا۔آج وہ نہ صرف ایک اداکارہ بلکہ ایک پروڈیوسر، سماجی جہدکار اور فیملی وومن کے طور پر بھی پہچانی جاتی ہیں۔وہ خواتین کے حقوق، بچوں کی تعلیم، اور حیوانات کے تحفظ جیسے مسائل پر کھل کر بولتی ہیں۔

عمران ہاشمی کی فلم حق

اداکار عمران ہاشمی اور یامی گوتم نے آج اپنی آنے والی فلم حق کی دہلی پروموشن کے دوران ایک یادگار فلمی لمحہ تخلیق کیا۔انہوں نے بھارت کی معزز سپریم کورٹ کی سیڑھیوں پر جا کر فلم ’’حق‘‘ کے پوسٹر کو دوبارہ زندہ کیا۔فلم میں سپریم کورٹ کی خاص اہمیت ہے کیونکہ اس کی کہانی شخصی قوانین اور یکساں شہری قانون کے درمیان ہونے والے تصادم کو بیان کرتی ہے۔’’حق‘‘ کی کہانی 1980 کی دہائی کے ایک تاریخی سپریم کورٹ کے فیصلے سے متاثر ہے۔دوبارہ تخلیق کیا گیا پوسٹر فلم کی طاقتور کہانی کو خراجِ تحسین پیش کرتا ہے، جو ’’حق‘‘ کے اخلاقی تضاد اور اس کی گہرائی کو بخوبی ظاہر کرتا ہے۔اس ہفتے جاری ہونے والے ’’حق‘‘ کے ٹریلر نے ناظرین میں زبردست جوش و تجسس پیدا کیا ہے اور یہ فلم بڑے پردے پر دیکھنے کے لائق بن گئی ہے۔جنگلی پکچرز کی پیشکش اور سپرن ورما کی ہدایت میں بنی یہ فلم جدید بھارت میں ایمان، انصاف اور شناخت کے سنگم کی کھوج کرتی ہے۔یامی گوتم نے کہا، ’’انصاف چاہے دیر سے ملے، مگر وہ کبھی آپ کا ساتھ نہیں چھوڑتا۔’’حق‘‘ ایک ایسی آواز ہے جو اصلاح کی چنگاری جلاتی ہے، اور اس فلم کے ذریعے ہم اُس تاریخی فیصلے کو یاد کر رہے ہیں جس نے تبدیلی کی شروعات کی تھی۔‘‘ عمران ہاشمی نے کہا، ’’سپریم کورٹ کے سامنے ’’حق‘‘ کا پوسٹر دوبارہ بنانا صرف ایک بصری لمحہ نہیں تھا بلکہ یہ ایک علامتی تجربہ تھا۔یہ فلم اس تاریخی مقدمے سے متاثر ہے، جس نے بھارت میں انصاف کی سمت بدل دی تھی، اور وہاں کھڑے ہو کر ہمیں اُن سچی کہانیوں کی یاد آئی جنہوں نے اس فلم کو جنم دیا۔حق 7 نومبر کو دنیا بھر کے سینما گھروں میں ریلیز ہوگی۔

جب شادی قسمت میں لکھی ہوگی جس کیساتھ لکھی ہوگی ہوجائے گی، صبا قمر

اداکارہ صبا قمر کا کہنا ہے کہ ان کی شادی جب قسمت میں لکھی ہوگی اور جس کے ساتھ ہونی ہوگی ہوجائے گی۔حال ہی میں ایک پوڈکاسٹ کے دوران اداکارہ صبا قمر سے میزبان نے سوال کیا کہ جو بھی اداکارہ عثمان مختار کیساتھ کام کرتی ہیں ان کی شادی ہوجاتی ہے اور یہ بات کافی مشہور ہے آپ کا اس بارے میں کیا خیال ہے۔اس سوال کے جواب میں 41 سالہ اداکارہ کا کہنا تھا کہ جب ان کی شادی قسمت میں لکھی ہوگی اور جس کیساتھ لکھی ہوگی ہوجائے گی۔صبا قمر کا کہنا تھا کہ ابھی تو وہ آن اسکرین رومانس سے لطف اندوز ہورہی ہیں۔محبت کے بارے میں بات کرتے ہوئے صبا قمر کا کہنا تھا کہ وہ اتنی مصروف ہوتی ہیں کہ ان کی 8 گھنٹے کی نیند بھی مشکل سے پوری ہوتی ہے ایسے میں وہ محبت کیلئے وقت کیسے نکالیں۔اداکارہ کا کہنا تھا کہ وہ اس بات پر یقین رکھتی ہیں کہ شادی محبت اور بچے یہ سب قسمت میں لکھے ہوتے ہیں اس لئے نہ وقت سے پہلے مل سکتے ہیں نہ ہی وقت کے بعد، جس وقت جو چیز لکھی ہوگی تب ہی ملے گی چاہیں آپ جتنا زور لگا لیں۔

مقبول ترین سیریز ’اسٹرینجر تھنگز‘ ۲۶؍نومبر کرسمس کے موقع پر منظر عام پر

نیٹ فلکس کی مقبول ترین سائنس فکشن اور ہارر سیریز ’اسٹرینجر تھنگز‘ کے آخری سیزن کا طویل انتظار ختم ہوگیا ہے۔نیٹ فلکس نے حال ہی میں اس سیزن کا پہلا آفیشل ٹریلر جاری کر دیا ہے، جس نے مداحوں کی توجہ سمیٹ لی ہے اور ان کی دلچسپی مزید بڑھ گئی ہے۔نیٹ فلکس کی جانب سے جاری کیے گئے ٹریلر میں دکھایا گیا ہے کہ ہاکنز شہر ایک بار پھر تباہی کے دہانے پر ہے جبکہ اس بار پوری دنیا کو شیطانی طاقت سے خطرہ لاحق ہے۔مشہور ولن ’ویکنا‘ کی واپسی کے ساتھ کہانی پہلے سے زیادہ سنجیدہ، پراسرار اور خوفزدہ کرنے والا رُخ اختیار کرتی نظر آتی ہے جبکہ اس سیریز کی مرکزی اداکارہ ملی بوبی براؤن ایک بار پھر اپنی جان داؤ پر لگا کر اس خوفناک دشمن کا سامنا کر رہی ہیں۔نیٹ فلکس نے ٹریلر کے ساتھ یہ بھی اعلان کیا ہے کہ اس سیریز کا پانچواں اور آخری سیزن دو حصوں میں ریلیز کیا جائے گا، تاکہ مداحوں میں مزید تجسس بڑھاتے ہوئے کہانی کو مکمل کیا جا سکے۔واضح رہے کہ ’اسٹرینجر تھنگز‘ کے آخری سیزن کا پہلا حصہ 26 نومبر جبکہ دوسرا حصہ کرسمس کے موقع پر ریلیز کیا جائے گا جبکہ کئی ممالک میں اس کی آخری قسط کو سینما گھروں میں دکھانے کا بھی اعلان کیا گیا ہے۔

راکنگ اسٹار یش کی فلم ٹاکسک کی ریلیز کا اعلان

راکنگ اسٹار یش کی ایکشن و ڈرامہ سے بھرپور فلم ٹاکسک: اے فیری ٹیل فار گرون اپس اپنی مقررہ تاریخ 19 مارچ 2026 کو دنیا بھر کے سینما گھروں میں ریلیز ہوگی۔فلم ٹریڈ تجزیہ کار ترن آدرش نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر اس خبر کی تصدیق کرتے ہوئے ان افواہوں کی تردید کی جن میں فلم کی ریلیز میں تاخیر کی بات کہی جا رہی تھی۔انہوں نے بتایا کہ فلم کا پوسٹ پروڈکشن اور وی ایف ایکس کام اپریل میں ہی شروع ہوگیا تھا، جب یش ممبئی میں رامائن کی شوٹنگ میں مصروف تھے۔اس وقت فلم کا آخری مرحلہ بنگلورو میں

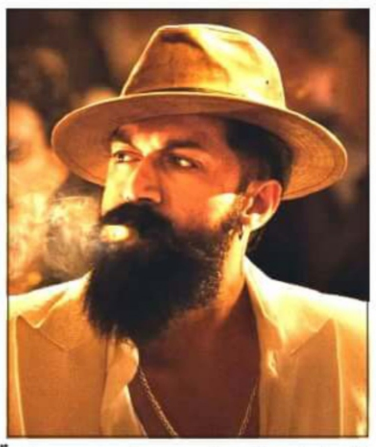

فلمایا جا رہا ہے، جبکہ جنوری 2026 میں بڑے پیمانے پر تشہیر شروع کیے جائیں گے۔ترن آدرش نے لکھا افواہیں بند کریں! یش کی اگلی فلم ٹاکسک میں کوئی تاخیر نہیں فلم 19 مارچ 2026 کو ریلیز ہوگی۔فلم کا شیڈول بالکل درست ہے اور یہ اگادی، گڑی پڑوا اور عید کے تہواروں کے موقع پر ریلیز کی جائے گی۔انہوں نے مزید بتایا کہ فلم انگریزی اور کنڑ دونوں زبانوں میں بیک وقت شوٹ کی گئی ہے اور اسے ہندی، تیلگو، تمل، ملیالم سمیت کئی زبانوں میں ڈب کر کے ریلیز کیا جائے گا۔

رشمیکا منڈنا مائسا میں اہم کردار

حیدرآباد: ایک سال کی شدید ایکشن اور سنسنی خیز فلموں کے بعد ناظرین کیلئے مائسا کے ساتھ ایک اور سرپرائز آ رہا ہیں، جس میں باصلاحیت اور خوبصورت رشمیکا منڈنا مرکزی کردار میں ہیں۔اس کے باضابطہ اعلان سے پہلے ہی، فلم نے دھوم مچا دی، بنیادی طور پر رشمیکا کے طاقتور نئے روپ اور اس کی دلچسپ کہانی کی وجہ سے مائسا میں، ہم رشمیکا کو بھی ایکشن میں دیکھیں گے۔دیوالی کے موقع پر مائسا کے بنانے والوں نے فلم کا ایک نیا موشن پوسٹر جاری کیا، جس میں رشمیکا ایک طاقتور سلوٹ میں نظر آ رہی ہیں۔

ایک حالیہ انٹرویو میں رشمیکا نے کہا کہ وہ ایکشن فلموں میں کام کرنا پسند کرتی ہیں۔’’مجھے ایکشن سینما کرنا پسند ہے اور میں فی الحال ایک فلم کر رہی ہوں، مائسا۔جوش و خروش میں اضافہ کرتے ہوئے، میکرز نے انکشاف کیا ہے کہ فلم کی ایک خصوصی جھلک شائقین کے لیے جلد ہی ریلیز کی جائے گی۔مائسا اس سال کی سب سے دلچسپ فلموں میں سے ایک بننے جا رہی ہے۔مائسا کے بنانے والوں نے حال ہی میں ایک نیا پوسٹر جاری کیا جس میں رشمیکا منڈنا کو ایک شاندار نئے روپ میں دکھایا گیا ہے۔خون آلود چہرہ، کھلے بالوں اور ہاتھ میں تلوار کے ساتھ، رشمیکا طاقتور لگ رہی ہے۔

SINCE : 2001 INFUSING POSITIVE VALUES
TAMIR - E - SIASAT
تعمیر سیاست
www.tameerurdudaily.com
दैनिक तामीर, बीड

بھوجپوری میں مودی نے کہا

’جے کھیتوا اجڑلے با، او ہے اب بوائی کے بات کرت با‘

آرہ، 2 نومبر (یو این آئی) بہار کی انتخابی مہم کے دوران اتوار کو وزیر اعظم نریندر مودی نے آرہ کی سرزمین پر عظیم اتحاد کے انتخابی منشور کو نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ ’جے کھیتوا اجڑلے با، او ہے اب بوائی کے بات کرت با‘ یعنی جس نے کھیت اجاڑا، وہی اب بوائی کی بات کر رہا ہے وزیر اعظم مودی نے بھوجپور ضلع کے مختلف علاقوں سے آئے ہوئے بڑے عوامی اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اس خطے میں کبھی ڈالمیہ نگر کی سیمنٹ فیکٹری، چینی اور کاغذ کی ملیں ہوا کرتی تھیں، مگر راشٹریہ جنتا دل (آر جے ڈی) کے جنگل راج نے انہیں تباہ کر دیا۔ تمام کارخانوں کے دروازوں پر تالے لگ گئے، ہزاروں لوگ بے روزگار ہو کر نقل مکانی پر مجبور ہوئے۔ انہوں نے کہا کہ ”جب لالٹین اور لال جھنڈا لے کر مہا گٹھ بندھن کے لوگ گھومیں گے تو ریاست میں سرمایہ کاری کرنے کون آئے گا۔ انہوں کہا کہ بہار میں پھر سے قومی جمہوری اتحاد (این ڈی اے) کی حکومت آنے کے بعد سرمایہ کاری اور صنعتی ترقی کو ترجیح دی جائے گی جس سے روزگار کے مواقع بڑھیں گے اور نوجوانوں کی بیرون ریاست ہجرت کا سلسلہ بند ہوگا۔‘ مودی۔ مودی کے پرجوش نعروں کے درمیان وزیر اعظم نے کہا کہ جو دہلی میں بیٹھ کر این ڈی اے کے خلاف حکمت عملی بنا رہے ہیں ان کو سمجھ میں آ گیا ہے کہ ہوا کا رخ کدھر جا رہا ہے۔ انہوں نے مخالفین پر طنز کرتے ہوئے کہا کہ ’عوام ہے‘ مت بھولو یہ پبلک ہے، سب جانتی ہے‘۔ انہوں نے کہا کہ ان کی حکومت کا بہار میں ہدف واضح ہے۔ انہوں نے کہا کہ این ڈی اے کے انتخابی منشور میں واضح طور پر درج ہے کہ ”طلبہ کے لیے پڑھائی، مریضوں کے لیے دوائی، کسانوں کے لیے سینچائی اور نوجوانوں کے لئے

کمائی“ حکومت کی اولین ترجیح ہوگی۔ وزیر اعظم مسٹر مودی نے مزید کہا کہ روزگار کے مواقع کے تحت بہار میں لاکھوں خواتین لکھ پتی دیدی بن چکی ہیں۔ حکومت نے ایک کروڑ تیس لاکھ خواتین کے اکاونٹس میں 10 ہزار روپے کی مدد بھیجی ہے اور حکومت بنتے ہی 14 نومبر سے ان کے فروغ کے لئے مزید اقدامات کیے جائیں گے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ اس وقت ملک میں سب سے زیادہ نوجوان آبادی بہار میں ہے اور این ڈی اے حکومت نے یہ طے کر لیا ہے کہ ریاست میں لاکھوں چھوٹی اور گھریلو صنعتوں کا جال بچھا کر یقینی بنائے گی کہ بہار کے نوجوانوں کو روزگار کے لیے اپنے گھر بار چھوڑ کر باہر نہ جانا پڑے۔ انہوں نے یقین دہانی کرائی کہ ”اگلے پانچ برسوں میں بہار کا کوئی نوجوان مجبوری میں ہجرت نہیں کرے گا۔“ مسٹر مودی نے بہار میں روزگار کے مواقع کی بات کرتے ہوئے کہا کہ صوبے میں بڑی کمپنیوں کے ڈیٹا سینٹر کا ہب بنے گا اور یہاں کے نوجوان اپنے گھروں میں رہتے ہوئے دنیا کی مدد کریں گے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ بہار میں پی ایم کسان یوجنا کے تحت کسانوں کو سالانہ 6000 روپے کی رقم دی جا رہی تھی۔ انہوں نے کہا کہ اب اس میں ریاستی حکومت کی جانب سے 3000 روپے اور شامل ہو جائیں گے اور مجموعی رقم 9000 روپے ہو جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ مویشی پالنے والوں کے مفاد کے تحفظ کے لیے بہار دودھ مشن کا اعلان کیا گیا ہے اور جنا سہنی مچھلی پروری امداد یوجنا کے تحت ماہی گیروں کو 9000 روپے کی مدد دی جائے گی۔ مسٹر مودی نے کہا کہ ریاست میں کوئی بھوکا نہ رہے، اس خیال سے گذشتہ پانچ برسوں سے تمام غریب کنبوں کو پانچ کلو اناج دیا جا رہا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ بہار میں 60 لاکھ خاندانوں کو پکا مکان دیا گیا ہے، جن میں ایک لاکھ 15 ہزار خاندان بھوجپور ضلع سے ہیں۔ وزیر اعظم نے فوج میں بھوجپور علاقے کے لوگوں کی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ طویل عرصے سے زیر التواون رینک ون پنشن کے مطالبے کو حکومت نے مان لیا ہے اور اس سے علاقے کے بہادر جوانوں کو بہت فائدہ ہوا ہے۔ انہوں نے فوج کی بہادری اور آپریشن سندور کے دوران پاکستان میں دہشت گردی پر کی گئی کارروائی کا بھی ذکر کیا اور کہا کہ ان کی حکومت نے آزادی کے 70 سال بعد کشمیر میں دفعہ 370 ہٹا کر اسے ہندستان کا اٹوٹ حصہ بنا دیا۔ مسٹر مودی نے مہا گٹھ بندھن کے اندر چل رہی کھینچا تانی کی بات کرتے ہوئے کہا کہ کانگریس پارٹی اپنے اتحادی راشٹریہ جنتا دل کے لیڈر کو وزیر اعلیٰ کا چہرہ قرار نہیں دینا چاہتی تھی، لیکن بند کمرے میں کانگریسی رہنماؤں کی کنپٹی پر پستول رکھ کر مجبور کیا گیا کہ آر جے ڈی لیڈر کو وزیر اعلیٰ کا چہرہ اعلان کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ انتخاب کے بعد ان دونوں پارٹیوں کے درمیان گھمسان سامنے آ جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ این ڈی اے کو اچھی حکمرانی اور سنسکار کے لیے جانا جاتا ہے جبکہ مہا گٹھ بندھن کو لوگ تلخی، برے سنسکار اور بدانتظامی کے لیے جانتے جاتے ہیں۔ مسٹر مودی نے آرہ کے مجاہد آزادی ویر کنور سنگھ کو یاد کرتے ہوئے کہا کہ جس طرح سمستی پور میں جن نائک کرپوری ٹھاکر کی یادگار بنائی گئی ہے، اسی طرح آرہ میں 1857 کی جنگ میں انگریزوں کے دانت کھٹے کرنے والے بابو کنور سنگھ کی یادگار بنائی جائے گی۔

ڈونالڈ ٹرمپ سے ڈرتے ہیں مودی، اڈانی اور امبانی کے ہاتھ میں ہے ان کا کنٹرول: راہل

بیگوسرائے، 2 نومبر (یو این آئی) لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر اور کانگریس کے رکن پارلیمنٹ راہل گاندھی نے اتوار کو الزام لگایا کہ وزیر اعظم نریندر مودی نہ صرف امریکہ کے صدر ڈونالڈ ٹرمپ سے ڈرتے ہیں، بلکہ وہ صنعتکار اڈانی اور امبانی کے چنگل میں بھی ہیں مسٹر گاندھی نے آج یہاں انتخابی ریلی میں وزیر اعظم مسٹر مودی پر حملہ کرتے ہوئے کہا کہ 56 انچ کا سینہ والے مسٹر مودی ڈرپوک ہیں۔ انہوں نے کہا کہ گاندھی کا سینہ بڑا نہیں تھا، لیکن وہ کسی سے ڈرتے نہیں تھے۔ مسٹر مودی سے زیادہ دم اندرا گاندھی میں تھا۔ مسٹر مودی ٹرمپ سے ڈرتے ہیں۔ امریکہ کے صدر ٹرمپ نے کئی بار کہا ہے کہ انہوں نے نریندر مودی کو ڈرا کر آپریشن سندور بند کرایا ہے۔ ٹرمپ نے مختلف ممالک میں جا کر مسٹر مودی کی توہین کی ہے۔ ٹرمپ کہتے ہیں کہ انہوں نے مودی کو جھکا دیا۔ اس بارے میں مسٹر مودی کے منہ سے ایک آواز نہیں نکلی۔ ٹرمپ ہماری فوج کے بارے میں بول رہے ہیں۔ ہماری فضائیہ کے بارے میں بول رہے ہیں۔ مسٹر مودی خاموش ہیں۔ ٹرمپ کہتے ہیں کہ میں نے مودی کو فون لگایا کہ آپریشن سندور روکو اور پھر آپریشن رک گیا۔ انہوں نے کہا کہ وہ مسٹر مودی کو چیلنج دیتے ہیں کہ وہ بہار آ کر کہیں کہ ٹرمپ جھوٹ بول رہے ہیں۔ کانگریس لیڈر نے الزام لگایا کہ مسٹر مودی نہ صرف امریکہ کے صدر ٹرمپ سے ڈرتے ہیں بلکہ ان کا کنٹرول اڈانی اور امبانی کے ہاتھ

میں بھی ہے۔ انتخاب کے دن تک آپ جو بھی کہیں گے مودی وہ کریں گے۔ انتخاب کے بعد نہ آئیں گے، نہ کچھ کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ مسٹر مودی کو آپ کہو یوگ کے 3-4 آسن کرو، ہم آپ کو جتا دیں گے، وہ کرنے لگیں گے۔ آپ کہو ڈانس کرو، ہم جتا دیں گے، وہ ڈانس کرنے لگیں گے۔ انتخاب کے بعد اڈانی، امبانی ان سے جو مانگیں گے یہ دے دیں گے۔ مسٹر گاندھی نے کہا کہ ایک زمانہ تھا جب نالندہ کی یونیورسٹی پوری دنیا میں مشہور تھی۔ جاپان، کوریا، انگلینڈ سے لوگ پڑھنے آتے تھے۔ دنیا کی تعلیم کا مرکز نالندہ تھا۔ آج بہار کی یونیورسٹی کے بارے میں دوسروں سے پوچھیے۔ کہتے ہیں یہاں تو صرف پیپر لیک ہوتا ہے۔ جن کی سیٹنگ ہے انہیں پیپر مل جاتا ہے۔ بہار کے باقی نوجوان دیکھتے رہ جاتے ہیں۔ کانگریس لیڈر نے الزام لگایا کہ قومی جمہوری اتحاد (این ڈی اے) کی حکومت نے لوگوں کو ریلوں میں الجھا رکھا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی والے لوگوں کو ڈیٹا دے رہے ہیں۔ اس سے آپ انسٹاگرام چلا رہے ہیں۔ یہ سارا پیسہ اڈانی اور امبانی کے پاس جا رہا ہے۔ انہوں نے پوچھا کہ انسٹاگرام پر ریل دیکھ کر آپ کو کیا ملتا ہے؟ آپ کا وقت برباد ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ چاہتے ہیں کہ لوگوں کو روزگار ملے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ مسٹر مودی جھوٹ بول رہے ہیں کہ انہوں نے لوگوں کے لئے یہ کیا وہ کیا۔ وہ اڈانی کے لئے سب کام کر رہے ہیں۔ مسٹر گاندھی نے کہا کہ مسٹر مودی آپ لوگوں کو اس لئے ریل بنانے میں لگائے رکھتے ہیں کہ جس دن ملک کے لوگوں نے یہ بات سمجھ لی کہ مودی اور اڈانی کی شراکت داری ہے، زمین لوٹی جا رہی ہے اور کسانوں کو لوٹا جا رہا ہے، تو اسی دن ان کی دکان بند ہو جائے گی۔ انسٹاگرام اور فیس بک پر ریل بنانے کے لئے نوجوانوں سے اس لئے کہا جاتا ہے کہ اصل مسائل سے ان کا دھیان بھٹکایا جائے۔ کانگریس کے رکن پارلیمنٹ مسٹر گاندھی نے وزیر اعلیٰ نتیش کمار پر حملہ کرتے ہوئے کہا کہ وہ کہتے ہیں کہ 20 سال میں بہار بدل گیا، لیکن کیا بہار میں بہتر اسپتال اور اسکول ہیں؟ انہوں نے کہا کہ بہار کے اسپتالوں میں لوگ جیتے نہیں، مرنے جاتے ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ بہار کی حکومت اب نتیش کے ہاتھ میں نہیں، بلکہ نریندر مودی اور امت شاہ کے کنٹرول میں ہے۔

انصاف سے بڑھ کر کچھ نہیں، حد سے زیادہ اعتماد سے بچیں: جسٹس سوریہ کانت

لکھنؤ 02 نومبر (یو این آئی) ڈاکٹر رام منوہر لوہیا نیشنل لاء یونیورسٹی (نیشنل لا یونیورسٹی) کا چوتھا جلسہ تقسیم اسناد اتوار کو پروقار کے ماحول میں مکمل ہوا۔ تقریب کے مہمان خصوصی سپریم کورٹ کے ہونے والے چیف جسٹس جسٹس سوریہ کانت نے طالب علموں کو انصاف کی بنیادی روح کو سب سے زیادہ اہمیت دینے کی ترغیب دی۔ انہوں نے کہا کہ "کسی بھی کیس کو جیتنے سے زیادہ اہم ہے اس میں انصاف ملنا ہے۔" انہوں نے قانون کے گریجویٹس سے کہا کہ زندگی میں خود احتسابی انتہائی ضروری ہے۔ "کیا میری تیاری پوری تھی؟ کیا میں نے بحث صحیح سے کی؟" جیسے سوالات خود سے پوچھنے کی عادت اصلاح کی سمت میں پہلا قدم ہے۔ جسٹس سوریہ کانت نے وکالت کے اپنے دنوں کا تجربہ شیئر کرتے ہوئے کہا کہ ایک بار حد سے زیادہ اعتماد کی وجہ سے وہ کیس ہار گئے تھے۔ اس کے بعد سے انہوں نے ہر کیس کے لیے ایک نوٹ بک رکھنا شروع کی تاکہ ہر غلطی سے سیکھا جا سکے۔

انہوں نے نئے قانونی گریجویٹس کو حد سے زیادہ اعتماد سے بچنے اور عاجزی برقرار رکھنے کا مشورہ دیا۔ تقریب میں سپریم کورٹ کے جسٹس وکرم ناتھ نے طالب علموں کو تین اصول بتائے، محنت، ایمانداری اور خوش مزاجی۔ انہوں نے کہا کہ جو شخص ان تین باتوں پر عمل کرتا ہے، وہ زندگی میں ضرور کامیاب ہوتا ہے۔ پروگرام کی صدارت وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کی۔ انہوں نے کہا کہ عدالتی نظام جتنا زیادہ مضبوط ہوگا، بہتر حکمرانی کا ہدف حاصل کرنا اتنا ہی آسان ہوگا۔ یہی وہ نظام ہے جسے ہمارے آباؤ اجداد نے رام راجیہ کہا تھا۔ انہوں نے ہلکے پھلکے انداز میں کہا، "پہلے ہمارے ڈی جے (ڈسٹرکٹ جج) کے چیمبر میں اے سی نہیں ہوتا تھا۔ آج یہ لگژری نہیں بلکہ ایک ضرورت ہے تاکہ جب بار کو غصہ آئے تو اے سی سے غصہ ٹھنڈا ہو سکے۔" وزیر اعلیٰ نے تمام ڈگری حاصل کرنے والوں کے لیے اسے فخر کا لمحہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ تعلیم کا مقصد صرف ڈگری حاصل کرنا نہیں، بلکہ سچ بولنا اور اپنے فریضہ پر عمل کرنا ہے۔ تقریب میں الہ آباد ہائی کورٹ کے چیف جسٹس ارون کمار بھنسالی، اعلیٰ تعلیم کے وزیر یوگیندر اُپادھیائے، ایم ایل اے ڈاکٹر راجیشور سنگھ، اور وائس چانسلر پروفیسر امر پال سنگھ بھی موجود رہے۔ اس موقع پر یونیورسٹی کے مختلف کورسز کے 309 طالب علموں کو اسناد (ڈگریاں) اور 21 ذہین طالب علموں کو سونے، چاندی، کانسی اور یادگاری میڈل دیے گئے۔ خصوصی گولڈ میڈل پانے والوں میں پردیپ کمار اگروال، مسکان شکلا، دارشکا پانڈے، دھیرج دیوا کرا اور ابھیودے پرتاپ شامل ہیں۔ اس سال 24 پی ایچ ڈی کی ڈگریاں بھی تفویض کی گئیں۔

خصوصی جامع نظرِ ثانی کو روکیں، ورنہ سپریم کورٹ جائیں گے: تمل ناڈو آل پارٹی میٹنگ کا انتباہ

چنئی، 2 نومبر (یو این آئی) تمل ناڈو کے وزیر اعلیٰ اور ڈی ایم کے صدر ایم کے اسٹالن کی صدارت میں منعقد آل پارٹی میٹنگ نے بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کی قیادت والی مرکزی حکومت کے ہاتھوں الیکشن کمیشن آف انڈیا (ای سی آئی) کو اپنا آلہ کار بننے کا الزام عائد کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ ریاست میں 4 نومبر سے شروع ہونے والی ’اسپیشل انٹینسو ریویژن‘ (ایس آئی آر) کی کارروائی کو فوری طور پر روکا جائے۔ میٹنگ میں متفقہ طور پر منظور کی گئی قرارداد میں کہا گیا کہ اگر ای سی آئی نے اس کارروائی کو مؤخر نہیں کیا، جس کا مقصد عوام کے ووٹ کے حق کو چھیننا ہے، تو تمل ناڈو کے پاس سپریم کورٹ جانے کے سوا کوئی چارہ نہیں بچے گا۔ ای سی آئی نے یہ ایس آئی آر مشق اس وقت شروع کرنے کا اعلان کیا ہے جب ریاست میں 2026 کے اپریل۔ مئی میں اسمبلی انتخابات متوقع ہیں۔ آل پارٹی میٹنگ نے الزام لگایا کہ یہ مشق بی جے پی اور اس کی اتحادی پارٹی اے آئی اے ڈی ایم کے کو فائدہ پہنچانے کے لیے ووٹروں کے نام انتخابی فہرستوں سے حذف کرنے کی سازش ہے۔ میٹنگ نے نشاندہی کی کہ بہار میں ایسی ہی ایک درخواست سپریم کورٹ میں زیرِ سماعت ہے، جہاں ایس آئی آر کے دوران 65 لاکھ سے زیادہ ووٹروں کے نام کاٹے گئے تھے۔ تمام جماعتوں نے ایس آئی آر کی سخت مخالفت دہراتے ہوئے کہا کہ ای سی آئی کے اقدامات یکطرفہ، مشکوک اور متنازع

ہیں۔ قرارداد میں کہا گیا کہ ”ایس آئی آر کے بہانے تمل ناڈو کے عوام کے ووٹ کا حق چھیننے کی سازش کی جا رہی ہے۔ بہار میں مسلمانوں، دلتوں اور خواتین کو نشانہ بناتے ہوئے بڑے پیمانے پر ووٹروں کے نام حذف کیے گئے۔“ قرارداد میں بی جے پی کی قیادت والی مرکزی حکومت پر جمہوریت کو کمزور کرنے، اس کے وقار کو مجروح کرنے اور آئینی اداروں کو سیاسی مفادات کے لیے استعمال کرنے کا الزام لگایا گیا۔ اس میں کہا گیا کہ ووٹ دینے کا حق جمہوریت کی بنیاد ہے۔ میٹنگ میں موجود لوگوں نے الزام لگایا، ”الیکشن کمیشن کے اقدامات نہ صرف متنازع بلکہ مشکوک ہیں۔ بہار اس بات کی مثال ہے کہ کس طرح الیکشن کمیشن نے من مانی احکامات کے ذریعے انتخاب کرایا اور ایس آئی آر وہاں حقیقی ووٹروں کو ہٹانے کی سازش ثابت ہوا۔“ مزید کہا گیا کہ سپریم کورٹ کے احکامات کو بھی ای سی آئی نے مرکزی حکومت کے دباؤ میں نافذ نہیں کیا۔ قرارداد میں یہ بھی کہا گیا کہ نومبر اور دسمبر میں، جب شمال مشرقی مانسون سرگرم ہوتا ہے، اتنی بڑی مشق کرانا عملی طور پر مشکل ہے۔ وزیر اعلیٰ اسٹالن نے کہا، ”تمل ناڈو ووٹ چوری کے خلاف مزاحمت کرے گا اور ووٹ کے حق کی حفاظت کرے گا۔ ووٹ دینے کا حق جمہوریت کی بنیاد ہے اور ہم جمہوریت کے قتل کی کسی کوشش کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے، تمل ناڈو لڑے گا اور جیتے گا۔“ انہوں نے مزید کہا، ”الیکشن سے چند ماہ قبل، وہ بھی مانسون کے دوران ایس آئی آر کرانا سنگین عملی مشکلات پیدا کرے گا۔ اسے جلد بازی اور غیر شفاف انداز میں انجام دینا، دراصل ای سی آئی کی سازش ہے تاکہ شہریوں کے حقوق چھینے جا سکیں اور بی جے پی کو فائدہ پہنچایا جا سکے۔“ انہوں نے نشاندہی کی کہ ”بہار میں بڑی تعداد میں خواتین، اقلیتوں اور درج فہرست ذات و قبائل سے تعلق رکھنے والے ووٹروں کے نام کاٹے گئے، جس کی شفافیت نہ ہونے سے عوام میں شدید شبہات پیدا ہوئے ہیں۔“

تھانے میں گٹکا اسمگلنگ پر پولیس کا شکنجہ 58 لاکھ کا ممنوعہ سامان ضبط، ملزم گرفتار

تھانہ (نامہ نگار): مہاراشٹر حکومت کی جانب

سے ممنوع اور انسانی صحت کے لیے مضر خوشبودار سپاری و تمباکو (گٹکا) کی اسمگلنگ کے خلاف تھانے پولیس نے بڑی کارروائی کرتے ہوئے تقریباً 58 لاکھ روپے مالیت کا غیر قانونی سامان ضبط کیا ہے۔ گھوڑبندر روڈ کے ناگلا بندر علاقے میں چھاپے کے دوران کاسروڈولی پولیس نے ایک آئشر ٹیمپو سے بڑی مقدار میں گٹکا اور کپڑا برآمد کیا، جبکہ ڈرائیور کو موقع پر ہی گرفتار کر لیا گیا۔ پولیس کے مطابق اسسٹنٹ پولیس انسپکٹر راجندر بھالیراؤ گشت کے دوران ناگلا بندر علاقے میں تعینات تھے۔ اسی دوران ایک مشکوک آئشر ٹیمپو (نمبر-AC:9164/DD:01) کو روک کر تلاشی لی گئی۔ تفتیش میں کپڑوں کے گٹھروں سے گٹکے جیسی تیز بو آنے پر شبہ گہرا ہوا۔ ملزم جگراج سنگھ جسویر سنگھ خیرا (رہائش: ٹوکرے پاڑا، ویرار مشرق) سے پوچھ گچھ پر اس نے اعتراف کیا کہ وہ کپڑوں کے بیچ گٹکا چھپا کر لے جا رہا تھا۔ پولیس نے ٹیمپو سے تقریباً 55.16 لاکھ روپے مالیت کا ممنوعہ گٹکا، 06.11 لاکھ روپے کا نیا کپڑا اور 50.30 لاکھ روپے مالیت کا آئشر ٹیمپو، اس طرح کل 58 لاکھ 12 ہزار روپے کا مال ضبط کیا۔ اس معاملے میں ملزم کے خلاف کاسروڈولی پولیس اسٹیشن میں فوڈ سیفٹی اینڈ اسٹینڈرڈ ایکٹ 2006 اور بھارتیہ نیائے سنہتا 2023 کی متعلقہ دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ ملزم کو 31 اکتوبر 2025 کو گرفتار کیا گیا اور عدالت نے اسے 5 نومبر 2025 تک پولیس حراست میں بھیج دیا ہے۔ تحقیقات سے انکشاف ہوا ہے کہ ملزم ریاست میں ممنوعہ گٹکے کی غیر قانونی سپلائی کرنے والے ایک نیٹ ورک سے وابستہ ہے۔ اس گینگ سے جڑے دیگر افراد کی تلاش جاری ہے۔ یہ کامیاب کارروائی ڈپٹی پولیس کمشنر پراشانت کدم (واگلے اسٹیٹ ڈویژن) اور اسسٹنٹ پولیس کمشنر مندار جوَلے (ورتک نگر ڈویژن) کی نگرانی میں سینیئر پولیس انسپکٹر نورتی کوٹھکر، اسسٹنٹ انسپکٹر جوگدند، سب انسپکٹر بانگے، سب انسپکٹر سنیل سوریونشی، سب انسپکٹر کانکر، اہلکار گورکھ ناتھ کالے، جگدیش پوار، مالی، سندیپ تپے اور بھالیراؤ (شہر ٹریفک برانچ) کی ٹیم نے انجام دی۔ اس معاملے کی مزید تفتیش سب انسپکٹر بانگے کر رہے ہیں۔ تھانے پولیس کی مستعدی سے ایک اور گٹکا اسمگلنگ ریکیٹ کا پردہ فاش ہوگیا ہے۔

ممبرا: حکیم اجمل خان اسپتال کے میٹرنٹی ہوم جدید سہولیات سے آراستہ کیا جائے گا، میونسپل کمشنر سَوربھ راؤ کے احکامات

تھانے (حسین سلطان شیخ): تھانے میونسپل کارپوریشن کے زیرِ انتظام چھترپتی شیواجی اسپتال کے زچگی وارڈ میں مریضوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کو مدنظر رکھتے ہوئے بستروں کی تعداد بڑھا کر 90 کر دی گئی ہے۔ اس کے ساتھ ہی، مُمبرا شہر میں حاملہ خواتین کی سہولت کے لیے حکیم اجمل خان اسپتال کے میٹرنٹی ہوم کو چھترپتی شیواجی اسپتال کے ایک توسیعی مرکز کا درجہ دیا جائے گا، جہاں جدید زچگی وارڈ جلد از جلد قائم کرنے کی ہدایت تھانے میونسپل کمشنر سَوربھ راؤ نے دی ہے۔ چھترپتی شیواجی اسپتال کے زچگی شعبے میں روزانہ تقریباً 200 او پی ڈی مریض آتے ہیں، جب کہ زچگی کے بعد آرام کے لیے اب 70 بستر دستیاب ہیں۔ اسپتال میں اوسطاً روزانہ 18 زچگیاں ہوتی ہیں، جبکہ اکتوبر 2025 کے دوران یہ تعداد بڑھ کر 22 تک پہنچ گئی۔ اکثر اوقات وارڈ میں 98 خواتین داخل رہتی ہیں۔ تھانے، اس کے مضافاتی علاقوں، تھانے دیہی و پالگھر دیہی علاقوں سے بھی خواتین یہاں زچگی کے لیے آتی ہیں، جس کی وجہ سے بستروں کی کمی کا سامنا رہتا ہے۔ اس صورتِ حال کا جائزہ

لینے کے لیے گذشتہ دنوں میونسپل کمشنر سَوربھ راؤ کی صدارت میں اجلاس منعقد ہوا، جس میں ایڈیشنل کمشنر سندیپ مالوی، ڈپٹی کمشنر (صحت) امیش بیراری، میڈیکل ہیلتھ آفیسر ڈاکٹر پرساد پاٹل، ڈین ڈاکٹر راکیش باروت، اور سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر انیرودھ مالگاؤکر موجود تھے۔ اجلاس میں زچگی وارڈ پر بڑھتے ہوئے دباؤ پر تفصیلی گفتگو ہوئی۔ جائزے کے دوران معلوم ہوا کہ ماہانہ تقریباً 100 حاملہ خواتین کو حکیم اجمل خان اسپتال کے میٹرنٹی ہوم سے چھترپتی شیواجی اسپتال بھیجا جاتا ہے۔ اگر وہاں ایمرجنسی سیزیرین آپریشن کی سہولت فراہم کر دی جائے تو چھترپتی شیواجی اسپتال پر دباؤ میں خاطر خواہ کمی آئے گی، یہ تجویز ڈاکٹر راکیش باروت نے پیش کی۔ میونسپل کمشنر سَوربھ راؤ نے ہدایت دی کہ حکیم اجمل خان کے میٹرنٹی ہوم میں جدید زچگی سہولیات کے قیام کے لیے درکار عملہ، آلات اور دیگر ضروری وسائل کی تفصیلی رپورٹ پیر تک پیش کی جائے۔ ساتھ ہی، انہوں نے واضح ہدایت دی کہ اس مرکز کو چھترپتی شیواجی اسپتال کے توسیعی یونٹ کے طور پر جلد از جلد فعال کیا جائے تاکہ شہری خواتین کو بہتر اور فوری طبی سہولتیں دستیاب ہو سکیں۔

کشمیر میراتھن اتحاد، نظم وضبط اور ترقی کی علامت ہے: منوج سنہا

سری نگر، 2 نومبر (یو این آئی) لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا نے اتوار کو سرینگر کے تاریخی پولو ویو گراؤنڈ میں منعقدہ ’دوسری کشمیر میراتھن 2025‘ کے فاتحین اور شرکاء کو مبارکباد دیتے ہوئے اس ایونٹ کو اتحاد، نظم و ضبط اور حوصلے کی علامت قرار دیا۔ سنہا نے کہا، ’میں تمام فاتحین اور شرکاء کو دلی مبارکباد دیتا ہوں۔ میں ان کے ناقابلِ تسخیر جذبے کو سلام پیش کرتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ کشمیر میراتھن عوام اور برادریوں کے درمیان ایک پل کی حیثیت رکھتی ہے جو ترقی، ہم آہنگی اور اجتماعی عزم کی علامت ہے۔‘ لیفٹیننٹ گورنر نے میراتھن کو انسانی ترقی اور اجتماعی قوت ارادی کا مظہر قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ جسمانی، ذہنی اور جذباتی مضبوطی کو فروغ دیتی ہے۔ دوڑ ہمیں یہ سکھاتی ہے کہ تھکن پر قابو کیسے پایا جائے، حدود کو کیسے توڑا جائے اور زندگی کے ہر میدان میں آگے کیسے بڑھا جائے۔ منوج سنہا کے مطابق، ’یہ ایونٹ میرٹ، لگن اور خود اعتمادی کی علامت ہے۔ چاہے پوری میراتھن ہو یا نصف، ہر دوڑنے والے کا عزم اس بات کا ثبوت ہے کہ کوئی ہدف ناقابلِ حصول نہیں۔‘ انہوں نے کہا کہ کشمیر میراتھن نہ صرف سیاحت اور مقامی معیشت کو مضبوط کرے گی بلکہ نوجوانوں میں فٹنس اور دوڑنے کا کلچر بھی فروغ دے گی۔ ’ایسے ایونٹس صحت، نظم و ضبط اور سماجی ہم آہنگی کو بڑھاتے ہیں۔ یہ نوجوانوں میں خود اعتمادی، فخر اور مثبت توانائی پیدا کرتے ہیں‘، انہوں نے مزید کہا کہ جب افراد نظم وضبط اور عزم کے ذریعے کامیابی حاصل کرتے ہیں تو وہ پوری برادری کو متاثر کرتے ہیں اور ایک پُراعتماد، خود کفیل جموں و کشمیر کی تشکیل میں حصہ ڈالتے ہیں۔ لیفٹیننٹ گورنر نے اس اُمید کا اظہار کیا کہ آنے والے برسوں میں کشمیر میراتھن ایک بین الاقوامی ایونٹ کے طور پر مزید ترقی کرے گا جو سماجی ہم آہنگی، کھیلوں میں شاندار کارکردگی اور سیاحتی دلکشی کو فروغ دے گا۔ انہوں نے کہا کہ جلد ہی ’جموں میراتھن‘ کے انعقاد کی بھی امید ہے، تاکہ دونوں ایونٹس مل کر ترقی، سیاحت اور اتحاد کے نئے در وا کریں اور جموں و کشمیر کو ہندوستان کے خوبصورت ترین اسپورٹس مقامات میں شامل کریں۔

تھانے میں کیڈبری برج پر خوفناک حادثہ تیز رفتار کنٹینر ڈیوائیڈر سے ٹکرا کر تباہ، ڈرائیور شدید زخمی

تھانہ (نامہ نگار): اتوار کی صبح تھانے ویسٹ میں ممبئی۔ ناسک ہائی وے پر کیڈبری برج کے ڈھلان پر ایک تیز رفتار کنٹینر کے بے قابو ہو کر ڈیوائیڈر سے ٹکرا جانے سے بڑا حادثہ پیش آیا۔ ٹکر اتنی زوردار تھی کہ کنٹینر کا اگلا حصہ مکمل طور پر تباہ ہو گیا اور آس پاس کے علاقے میں بھگدڑ مچ گئی۔ یہ واقعہ صبح تقریباً 6:57 بجے پیش آیا۔ اطلاعات کے مطابق، کنٹینر نمبر DD 01 / M 9905 جو رمیش پانڈے کی ملکیت ہے اور جسے کامتا پال (عمر 50 سال) چلا رہا تھا، وہ کلمبولی سے

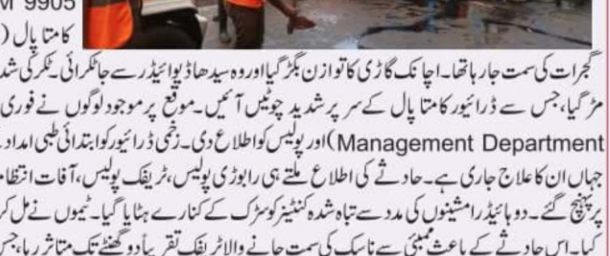

گجرات کی سمت جا رہا تھا۔ اچانک گاڑی کا توازن بگڑ گیا اور وہ سیدھا ڈیوائیڈر سے جا ٹکرائی۔ ٹکر کی شدت اتنی زیادہ تھی کہ گاڑی کا کیبن پوری طرح مڑ گیا، جس سے ڈرائیور کامتا پال کے سر پر شدید چوٹیں آئیں۔ موقع پر موجود لوگوں نے فوری طور پر آفات انتظامیہ محکمہ (Disaster Management Department) اور پولیس کو اطلاع دی۔ زخمی ڈرائیور کو ابتدائی طبی امداد کے بعد تھانے سول اسپتال میں داخل کیا گیا، جہاں ان کا علاج جاری ہے۔ حادثے کی اطلاع ملتے ہی رابوڑی پولیس، ٹریفک پولیس، آفات انتظامیہ کے افسران اور فائر بریگیڈ کے اہلکار موقع پر پہنچ گئے۔ دو ہائیڈرا مشینوں کی مدد سے تباہ شدہ کنٹینر کو سڑک کے کنارے ہٹایا گیا۔ ٹیموں نے مل کر ٹریفک بحال کرنے کے لیے تیزی سے کام کیا۔ اس حادثے کے باعث ممبئی سے ناسک کی سمت جانے والا ٹریفک تقریباً دو گھنٹے تک متاثر رہا، جس سے صبح کے دفتر آنے جانے والوں کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ حادثے کے بعد ہائی وے پر جام کی صورتحال پیدا ہو گئی تھی، جسے پولیس اور ٹریفک اہلکاروں نے قابو میں کیا۔ پولیس نے موقع کا پنچنامہ تیار کر کے گاڑی کو ضبط کر لیا ہے اور مزید تفتیش شروع کر دی ہے۔

۹۹ویں آل انڈیا مراٹھی ساہتیہ سمّیلن کے صدر وشواس پاٹل کا تھانے میں شہری ستکار تھانے میونسپل کارپوریشن کے ایڈیشنل کمشنر سندیپ مالوی کے ہاتھوں اعزاز

تھانے (نامہ نگار): وشواس پاٹل نے کہا کہ "آج مراٹھی زبان ایسے دور سے گزر رہی ہے جہاں ہماری زبان، ادب اور ثقافت خطرے کی لکیر پر پہنچ گئی ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ ہم اپنی مراٹھی زبان کی حفاظت کریں اور اسے دل سے لگائے رکھیں۔ اگر زبان باقی رہی تو ہی ثقافت زندہ رہے گی۔ مراٹھی زبان، مراٹھی اسکولوں اور مراٹھی ادب کو بچانے کے لیے عوامی سطح پر جدوجہد کرنی ہوگی۔ مہاراشٹر کے ہر تعلقے میں عوامی تعاون سے کم از کم دو سے تین مراٹھی بھون (ادبی مراکز) قائم کیے جانے چاہئیں۔" یہ خیالات ستارہ میں ہونے والے ۹۹ویں آل انڈیا مراٹھی ساہتیہ سمّیلن کے مقررہ صدر اور ممتاز ادیب وشواس پاٹل نے آج تھانے میں منعقدہ ایک تقریب میں اظہار کیے۔ تھانے میونسپل کارپوریشن کی جانب سے ۹۹ویں آل انڈیا مراٹھی ساہتیہ سمّیلن کے مقررہ صدر وشواس پاٹل کا شہری ستکار کی بنریندر بلال ہال میں ایڈیشنل کمشنر سندیپ مالوی کے ہاتھوں کیا گیا۔ ستکار کے جواب میں خطاب کرتے ہوئے وشواس پاٹل نے یہ باتیں کہیں۔ تقریب میں ریاستی ادب و ثقافت بورڈ کے نائب صدر ڈاکٹر پردیپ دھول، ممتاز شاعر اشوک باگوے، ستیش سولانکورکر، اداکار ساگر تلاشیکر، شاعر درگیش سونار،

سینئر اداکار نارائن جادھو، سنویدنا پبلیکیشن کے نیتن ہیروے سمیت تھانے کے معزز شہری موجود تھے۔ وشواس پاٹل نے کہا کہ "مراٹھی زبان کا تحفظ ایک عوامی تحریک ہے جسے عوام نے ہی آگے بڑھانا ہے۔ کسی بھی حال میں مراٹھی اسکول بند نہیں ہونے چاہئیں۔ اگر کسی اسکول میں صرف ایک ہی طالبعلم ہو، تب بھی اسے تعلیم دینی چاہیے۔ ان اسکولوں سے ہی سنت تکارام اور سنت گیانیشور جیسے مہان شخصیات پیدا ہوں گی۔" انہوں نے مزید کہا کہ "تھانے میونسپل کارپوریشن کو میں میونسپل کارپوریشن کی حیثیت سے دیکھتا ہوں کیونکہ گیت کار پی. ساولا رام اس شہر کے پہلے میئر تھے۔" انہوں نے پی. ساولا رام کی یادوں کو تازہ کیا اور بتایا کہ سرکاری ملازمت کے دوران کئی بار "مالمیدار مسل" کا ذائقہ چکھا ہے۔ ایڈیشنل کمشنر سندیپ مالوی نے کہا کہ "ادب، فکر اور رشتوں کا یہ ایک تہوار ہے۔ کسی شہر کی ترقی صرف پلوں اور سڑکوں سے نہیں ہوتی، بلکہ اس کے ادبی اور ثقافتی شخصیات سے اس کی پہچان بنتی ہے۔ تھانے شہر کو یہ شناخت اس کی ادبی و ثقافتی شخصیات کی بدولت حاصل ہوئی ہے۔ تھانے میونسپل کارپوریشن ہمیشہ سے ادبی و ثقافتی سرگرمیوں کے ساتھ کھڑی رہی ہے اور آئندہ بھی اپنا تعاون جاری رکھے گی۔" اس موقع پر پروفیسر اور شاعر اشوک باگوے نے تعارفی کلمات پیش کیے، جب کہ شاعر درگیش سونار نے شاعر ستیش سولانکورکر کی شاعری کا تجزیہ کیا۔ ان کے شعری مجموعہ "سولا انکورانچے للیتیہ" (سولہ انکروں کی لطافت) کا اجرا بھی معزز مہمانوں کے ہاتھوں کیا گیا۔ اس تقریب کی نظامت مہندر کونڈے نے کی۔